بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسیر مصطلح الحدیث

سوالاً وجواباً

نوٹ:: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!!

اس پی ڈی ایف فائل میں آپ کو تیسیر مصطلح الحدیث کی پہلی تین فصلوں کے نوٹس مل جائیں گے۔۔۔۔

اگر کسی قسم کی کوئی غلطی ہو تو برائے مہربانی ضرور اطلاع فرمائیں۔۔۔۔۔۔

03238599095

محمد صائم عطاری

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((الفصل الاول))

سوال ::: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب ::: ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی دو اقسام ہیں :::

(1) اگر خبر کے بے شمار طرق ہوں تو اس کو متواتر کہتے ہیں۔۔۔

(2) اگر خبر کے متعدد (یعنی جن کو گنا جا سکتا ہے) طرق ہوں تو اسے خبر واحد کہتے ہیں۔۔۔

سوال ::: متواتر کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اصطلاحی تعریف کا معنی بیان کریں۔۔۔

جواب :::

))لغوی تعریف((

متواتر اسم فاعل کا صیغہ ہے اور "تواتر" سے مشتق ہے۔۔۔

عربی میں کہا جاتا ہے "تواتر المطر" بارش لگاتار برس رہی ہے یعنی "تتابع نزولہ" بارش کا نزول پے در پے ہو رہا ہے۔۔۔

))اصطلاحی تعریف ((

متواتر کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ اتنے زیادہ لوگ اسے روایت کریں کہ ان لوگوں کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔۔۔

))تعریف کا معنی ((

متواتر وہ حدیث یا خبر ہے جسے ہر طبقے میں اتنے زیادہ راوی روایت کریں کہ عقل بھی عادۃ اس بات کو تسلیم نہ کرے کہ ان لوگوں نے جھوٹی بات پر اتفاق کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال ::: متواتر کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟؟؟

جواب :::

متواتر کی چار شرائط ہیں :::

(1)اس روایت کو کثیر لوگوں نے روایت کیا ہو۔۔۔ کم از کم کتنے لوگوں پہ کثرت کا اطلاق ہوتا ہے اس بات میں اختلاف ہے لیکن ایک مختار قول کے مطابق کم از کم دس لوگوں پہ کثرت کا اطلاق ہوتا ہے۔۔۔۔

(2)یہ کثرت ہر طبقے میں پائی جائے۔۔۔۔

(3)عقل ان تمام راویوں کے جھوٹ پر جمع ہونے کو محال جانے۔۔۔

(4)خبر لینے کے جو ذرائع یا اسباب ہیں وہ افعال حسیہ میں سے ہوں مثلا::: ہم نے سنا،، ہم نے دیکھا یا ہم نے چھوا۔۔۔۔

اگر خبر افعال حسیہ کے ذریعے نہ لی جائے بلکہ اس کا معتمد عقل ہو مثلا::: عقل کے پیچھے لگ کر یہ کہنا کہ عالم حادث ہے تو اس وقت اس خبر کو متواتر نہیں کہا جائے گا۔۔۔۔

سوال ::: متواتر کا حکم تحریر کریں۔۔۔

جواب ::: متواتر علم ضروری یعنی علم یقینی کا فائدہ دیتا ہے۔۔۔وہ علم یقینی کہ انسان اس کی تصدیق کرنے پہ مجبور ہو جائے اس بندے کی طرح جو اپنے آنکھوں دیکھے واقعے کی تصدیق کرتا ہے۔۔۔

اسی وجہ سے تمام اخبار متواترہ مقبول ہیں اور ان کے راویوں کے احوال کے بارے میں بحث کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔۔۔

سوال ::: خبر متواتر کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب :::

خبر متواتر کی دو اقسام ہیں :::

(1)متواتر لفظی

(2)متواتر معنوی

سوال ::: متواتر لفظی اور معنوی کی تعریفات مع امثلہ ذکر کریں۔۔۔

جواب :::

))متواتر لفظی((

متواتر لفظی وہ متواتر جس کے الفاظ اور معنی دونوں متواتر ہوں۔۔۔

مثلا :::

من کذب علی متعمد افلیتبو ٲ مقعدہ من النار۔۔۔۔۔

))متواتر معنوی ((

متواتر معنوی وہ متواتر جس کا صرف معنی متواتر ہو الفاظ متواتر نہ ہوں۔۔۔۔

مثلا :::

دعا میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث۔۔

اس معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً سو احادیث وارد ہوئی ہیں ہر حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا میں ہاتھ اٹھائے۔۔ لیکن کس طریقے سے اٹھائے ہیں اس میں اختلاف ہے اور کوئی بھی طریقہ حد تواتر کو نہیں پہنچتا۔۔۔۔

لیکن ان تمام احادیث میں صرف ایک بات مشترک ہے اور وہ ہے ""ہاتھ اٹھانا""۔۔۔لہذا یہ حدیث لفظا متواتر نہیں بلکہ معنا متواتر ہے۔۔۔۔

سوال ::: کیا کتب میں متواتر احادیث پائی جاتی ہیں ؟؟؟اگر پائی جاتی ہیں تو ان کی مثالیں ذکر کریں۔۔

جواب ::: جی ہاں کتب میں متواتر احادیث پائی جاتی ہیں مثلا :::

حدیث حوض،، موزوں پہ مسح کرنے والی حدیث،، نماز میں رفع الیدین والی حدیث،،وہ حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نضر اللہ ٲمرا۔۔۔۔اور اس کے علاوہ کئی مثالیں ہیں۔۔۔

سوال ::: اخبار متواترہ اور اخبار آحاد میں سے زیادہ تعداد کس کی ہے؟؟؟

جواب ::: اخبار متواترہ بھی اگرچہ بہت زیادہ ہیں لیکن اگر اخبار آحاد کی طرف دیکھا جائے تو اخبار متواترہ ان کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔۔۔۔۔

سوال ::: کیا أخبار متواترہ کے بارے میں علماء نے مستقل طور پر کتب لکھی ہیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، علماء نے اخبار متواترہ کو جمع کرنے کا بڑا اھتمام کیا ہے۔۔۔ان کتب میں سے تین کتب کے یہ نام ہیں:::

(1)الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة

یہ کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے۔۔۔۔

(2)قطف الأزهار

یہ کتاب بھی علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔۔۔یہ کتاب پچھلی کتاب کا خلاصہ ہے۔۔۔۔

(3) نظم المتناثر من الحدیث المتواتر

یہ کتاب محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔۔۔۔۔

((ألمبحث الثانی))

((خبر الآحاد))

سوال ::: خبر واحد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

))لغوی تعریف((

آحاد"" أحد"" کی جمع ہے واحد کے معنی میں ہے۔۔۔ خبر واحد وہ خبر جسے ایک شخص روایت کرے۔۔۔۔

))اصطلاحی تعریف ((

وہ خبر جس میں متواتر کی شروط نہ پائی جائیں۔۔۔

سوال ::: خبر واحد کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب ::: خبر واحد علم نظری کا فائدہ دیتی ہے۔۔۔یعنی وہ علم جو نظر واستدلال پہ موقوف ہو۔۔۔۔

سوال ::: خبر واحد کی طرق کی تعداد کے اعتبار سے کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب ::: عدد طرق کے اعتبار سے اس کی تین اقسام ہیں :::

(1)مشہور (2)عزیز (3)غریب

((المشہور))

سوال :: مشہور کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب :::

))لغوی تعریف ((

"مشہور" اسم مفعول کا صیغہ ہے۔۔۔۔جب کوئی شخص کسی بات کا اظہار یا اعلان کرتا ہے تو عربی میں اسے کہا جاتا ہے "شہرت الأمر "((یعنی تم نے معاملے کو مشہور کر دیا))۔۔۔خبر مشہور کو اس کے ظہور اور مشہور ہونے کی وجہ سے خبر مشہور کہا جاتا ہے۔۔۔۔

))اصطلاحی تعریف ((

خبر مشہور وہ خبر ہے جسے ہر طبقے میں تین سے زیادہ لوگ روایت کریں اور وہ حد تواتر کو نہ پہنچی ہو۔۔۔

مثال :::

ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه ۔۔))

سوال ::: مستفیض کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب :::

))لغوی تعریف((

مستفیض "" استفاض "" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔۔۔اور اس کے انتشار ((یعنی پھیلنے)) کی وجہ سے اسے مستفیض کہا جاتا ہے۔۔۔۔

))اصطلاحی تعریف ((

اصطلاحی تعریف میں تین اقوال ہیں :::

(1)یہ مشہور کے مترادف ہے۔۔۔۔

(2)یہ مشہور سے خاص ہے۔۔۔ کیونکہ خبر مستفیض میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ اس کی سند کی دونوں اطراف برابر ہوں جبکہ مشہور میں یہ شرط نہیں لگائی گئی۔۔۔

(3)دوسرے قول کے برعکس خبر مستفیض خبر مشہور سے عام ہے۔۔۔۔

سوال ::: مشہور غیر اصطلاحی کسے کہتے ہیں؟؟؟

جواب ::: مشہور غیر اصطلاحی وہ خبر ہوتی ہیں جس میں مشہور کی شرائط نہ پائی جائیں لیکن وہ لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو۔۔۔۔

سوال ::: مشہور غیر اصطلاحی کن کن خبروں پہ مشتمل ہوتی ہے؟؟؟

جواب :::

(1)وہ خبر جس کی کوئی سند نہ ہو۔۔۔۔

(2)وہ خبر جس کی کثیر اسناد ہوں۔۔۔۔

(3)وہ خبر جس کی اصلا کوئی سند نہ ہو۔۔۔

سوال ::: مشہور غیر اصطلاحی کی کتنی اقسام ہیں ذکر کریں۔۔۔

جواب ::: مشہور غیر اصطلاحی کی کثیر اقسام ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں :::

(1)وہ خبر جو صرف محدثین کے نزدیک مشہور ہو۔۔۔

مثلا:::حدیث انس((أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قنت شهرا بعد الركوع على رعل وذكوان))۔۔۔۔

(2)وہ مشہور غیر اصطلاحی جو محدثین،، علماء اور عوام میں مشہور ہو۔۔۔۔

مثلا:::((المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده))

(3)وہ مشہور غیر اصطلاحی جو فقہاء کے درمیان مشہور ہو۔۔۔۔

مثلا:::((أبغض الحلال الى الله طلاق))

(4)وہ مشہور غیر اصطلاحی جو اصولیین کے درمیان مشہور ہو۔۔۔۔

مثلا:::((رفع عن أمتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه))اس حدیث کو حاکم اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔۔۔

(5)وہ مشہور غیر اصطلاحی جو نحویوں کے درمیان مشہور ہو۔۔۔۔

مثلا:::((نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه))

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔۔۔۔

(6)وہ مشہور غیر اصطلاحی جو عوام میں مشہور ہو۔۔۔

مثلا:::((العجلۃ من الشیطان))۔۔۔۔۔اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن قرار دیا ہے۔۔۔۔

))یہ تمام احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں مشہور کی شرائط نہیں پائی جاتیں لیکن یہ خاص طبقوں کے درمیان مشہور ہو چکی ہیں اس لیے ان کو مشہور غیر اصطلاحی کہا جاتا ہے۔۔۔((

سوال ::: مشہور کا حکم تحریر کریں۔۔۔

جواب ::: مشہور چاہے اصطلاحی ہو یا غیر اصطلاحی اس پہ مطلقا صحیح یا غیر صحیح کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔۔۔بلکہ بعض مشہور احادیث صحیح ہوتی ہیں بعض حسن ہوتی ہیں بعض ضعیف ہوتی ہیں بلکہ بعض مشہور تو موضوع بھی ہوتی ہیں۔۔۔۔ لیکن اگر مشہور اصطلاحی حدیث صحیح کے درجے تک پہنچتی ہے تو وہ عزیز اور غریب سے راجح ہو جائے گی۔۔۔۔۔

سوال ::: کیا مشہور غیر اصطلاحی کے بارے میں کوئی کتاب لکھی گئی ہے؟؟؟

جواب ::: جی ہاں مشہور غیر اصطلاحی کے بارے میں کئی کتب لکھی گئی ہیں تین کے نام درج ذیل ہیں:::

(1)امام سخاوی کی کتاب "المقاصد الحسنہ فیما اشتھر علی الأسنۃ"۔۔۔۔

(2)امام عجلونی کی کتاب ""کشف الخفاء ومزیل الالباس فیما اشتھر من الحدیث علی آلسنۃ الناس""۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(3)ابن دیبع شیبانی کی کتاب ""تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی آلسنۃ الناس من الحدیث""۔۔۔۔

((العزیز))

سوال ::: حدیث عزیز کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب :::

((لغوی تعریف))

عزیز صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔۔۔یہ عزیعز(مضارع مکسور العین یعنی باب ضرب یضرب)سے بنا ہے جس کا مطلب ہے قلیل ہونا۔۔۔یا پھر عزیعز(مضارع مفتوح العین باب فتح یفتح)سے بنا ہے جس کا مطلب ہے قوی و پختہ ہونا۔۔۔۔

اگر باب ضرب یضرب کا اعتبار کیا جائے تو عزیز کو عزیز کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حدیث عزیز بہت تھوڑی پائی جاتی ہیں۔۔۔۔اگر باب فتح یفتح کا اعتبار ہو تو عزیز کو عزیز کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کسی دوسرے طرق کے ملنے سے قوی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

حدیث عزیز وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے تمام طبقات میں دو سے کم راوی نہ پائے جائیں۔۔۔۔((اگرچہ دو سے زیادہ ہوں لیکن اگر کم از کم ایک طبقے میں بھی دو راوی پائے گئے تو اسے حدیث عزیز کہا جائے گا))۔۔۔

سوال ::: عزیز کی اصطلاحی تعریف کی شرح بیان کریں۔۔۔

جواب ::: حدیث عزیز کے کسی بھی طبقے میں دو سے کم راوی نہ ہوں اگرچہ بعض طبقات میں دو سے زیادہ پائے جائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر کم از کم ایک طبقے میں دو راویوں کا پایا جانا ضروری ہے۔۔۔یہ ہی عزیز کی راجح تعریف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے۔۔۔

سوال ::: بعض علماء کے نزدیک حدیث عزیز کی کیا تعریف ہے ؟؟؟

جواب ::: بعض علماء کہتے ہیں وہ روایت جسے دو یا تین راوی روایت کریں حدیث عزیز کہلاتی ہے اور وہ (بعض علماء) عزیز کی بعض صورتوں میں عزیز اور مشہور میں فرق نہیں کرتے۔۔۔

سوال ::: حدیث عزیز کی کوئی مثال بیان کریں۔۔۔

جواب ::: شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :::

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین،، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔۔۔

((اس حدیث کو پہلے طبقے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے))

دوسرے طبقے میں حضرت انس سے قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب نے روایت کیا ہے۔۔۔

تیسرے طبقے میں قتادہ سے شعبہ اور سعید نے روایت کیا اور عبدالعزیز سے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث نے روایت کیا۔۔۔

اب چوتھے طبقے میں آکر تیسرے طبقے والوں میں سے ہر ایک سے ((یعنی شعبہ ،، سعید ،، اسماعیل بن علیۃ اور عبدالوارث ان میں سے ہر ایک سے)) ایک ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔۔۔

حدیث عزیز کی یہ شرط تھی کہ کم از کم ایک طبقے میں دو راوی پائے جائیں اور یہاں صرف ایک طبقے میں نہیں بلکہ تین طبقات میں دو دو راوی پائے جارہے ہیں لہذا یہ حدیث عزیز ہے۔۔۔

سوال ::: کیا علماء نے حدیث عزیز کے بارے میں کوئی کتاب لکھی ہے ؟؟؟

جواب ::: علماء نے حدیث عزیز کے بارے میں کوئی علیحدہ کتاب نہیں لکھی۔۔۔ کیونکہ ان احادیث کی تعداد بہت کم ہے اور اس کے بارے میں کتاب لکھنے کا کوئی بڑا فائدہ بھی نہیں تھا۔۔۔

سوال ::: حدیث غریب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔ نیز اصطلاحی تعریف کی شرح بھی کریں۔۔۔

جواب :::

((لغوی تعریف))

"غریب "صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔۔۔ یہ منفرد یا عزیز و اقارب سے دور رہنے کے معنی میں ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف)) :: جس کو روایت کرنے میں راوی اکیلا رہ جائے۔۔۔

((تعریف کی شرح))

غریب سے مراد وہ حدیث جسے مستقل طور پر ایک بندہ روایت کرے۔۔۔ یہ ایک شخص چاہے تمام طبقات میں پایا جائے یا بعض طبقات میں اس حدیث کو غریب ہی کہا جائے گا حتی کہ اگر صرف ایک طبقے میں ایک شخص پایا جاتا ہے بقیہ طبقات میں ایک سے زیادہ ہیں تب بھی وہ حدیث غریب ہی کہلائے گی۔۔۔ کیونکہ اعتبار قلیل کا ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا حدیث غریب کا کوئی دوسرا نام بھی ہے؟؟؟

جواب ::: کثیر علماء یہ بات کہتے ہیں کہ حدیث غریب کا دوسرا نام بھی ہے اور وہ ہے "فرد"۔۔۔ یہ علماء فرماتے ہیں کہ "غریب اور فرد" دونوں الفاظ مترادف ہیں۔۔۔

لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ فرد اور غریب دونوں میں بڑا فرق ہے اور یہ علماء غریب اور فرد کو علیحدہ علیحدہ قسم کے طور پر شمار کرتے ہیں۔۔۔۔

سوال ::: حافظ ابن حجر کا غریب اور فرد کے حوالے سے کیا مؤقف ہے؟؟؟

جواب ::: حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ دونوں الفاظ لغوی اور اصطلاحی طور پر مترادف ہیں۔۔۔

لیکن آپ رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اہل اصطلاح نے ان دونوں الفاظ کے درمیان کثرت استعمال اور قلت استعمال کے لحاظ سے فرق کیا ہے۔۔۔

سوال ::: اکثر طور پر فرد اور غریب کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟؟؟

جواب ::: اکثر طور پر فرد کا اطلاق ""فرد مطلق"" پر اور غریب کا اطلاق ""فرد نسبی"" پہ ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال ::: غریب کی کتنی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب ::: موضع تفرد ((یعنی غرابت کی جگہ)) کے اعتبار سے غریب کی دو اقسام ہیں :::

(1)غریب مطلق (2)غریب نسبی

سوال ::: غریب مطلق اور غریب نسبی کی تعریف لکھیں اور مثال بھی دیں۔۔۔

جواب :::

غریب مطلق ::: غریب مطلق وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کی اصل میں غرابت ہو یعنی اس کی اصل سند میں صرف ایک شخص اسے روایت کر رہا ہو ((اصل سند سے مراد صحابی والی طرف ہے اور صحابی سند کے حلقوں میں سے ایک حلقہ ہے یعنی جب کسی حدیث کو صرف ایک صحابی روایت کریں تو اس کو غریب مطلق کہا جاتا ہے))۔۔۔۔

مثال:: ""انما الاعمال بالنیات ""

اس حدیث کو صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔۔۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سند کے شروع سے لے کر آخر تک ہر طبقے میں ایک ہی راوی پایا جاتا ہے جبکہ کبھی کبھی ایسے ہوتا ہے کہ اس اکیلے راوی سے اس حدیث کو کئی راوی روایت کرتے ہیں۔۔۔

غریب نسبی ::: غریب نسبی وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت پائی جائے یعنی اصل سند میں کئی راویوں نے اسے روایت کیا ہو لیکن ان کئی راویوں سے آگے صرف ایک راوی روایت کرے۔۔۔

مثال ::: امام مالک زھری سے اور امام زھری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پہ خود((جنگی ہیلمٹ)) تھا۔۔۔

امام مالک اس حدیث کو زھری سے تنہا روایت کر رہے ہیں۔۔۔۔

سوال ::غریب نسبی کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟؟؟

جواب::: غریب نسبی کو غریب نسبی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں غرابت کسی معین شخص کی نسبت سے واقع ہوئی ہے۔۔۔۔۔

سوال ::: غریب نسبی کی اقسام بیان کریں۔۔۔۔

جواب ::: غریب یا فرد کی ایسی اقسام بھی پائی جاتی ہیں جن کو غریب نسبی میں شمار کیا جاسکتا ہے کیونکہ غریب نسبی میں غرابت مطلقا نہیں ہوتی بلکہ کسی معین شخص کی طرف نسبت کرتے ہوئے غرابت حاصل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی چند اقسام درج ذیل ہیں :::

(1) جس حدیث کو صرف ایک ثقہ راوی بیان کرے۔۔۔

مثلا محدثین کا یہ کہنا::: اس حدیث کو صرف فلاں ثقہ راوی نے بیان کیا ہے۔۔۔۔

(2) ایک معین راوی کا دوسرے معین راوی سے اکیلا بیان کرنا۔۔۔۔

مثلا محدثین کا یہ کہنا::: اکیلے فلاں راوی نے فلاں راوی سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔۔۔۔

اگرچہ اس حدیث کو دوسرے طرق سے اس کے علاوہ راویوں نے بھی روایت کیا ہو۔۔۔۔۔۔

(3) صرف ایک شہر والوں یا ایک علاقے والوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہو۔۔۔۔

مثلا محدثین یوں کہیں::: اس حدیث کو صرف اہل مکہ یا اہل شام نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

(4) ایک شہر یا ایک علاقے والوں نے تنہا کسی دوسرے شہر یا علاقے والوں سے حدیث روایت کی ہو۔۔۔۔

مثلا محدثین کا یوں کہنا :::

اس حدیث کو اکیلے بصرہ والوں نے مدینہ والوں سے روایت کیا ہے یا اکیلے شام والوں نے حجاز والوں سے روایت کیا ہے۔۔۔۔

سوال ::: کیا علماء نے غریب کی کوئی دوسری تقسیم بھی بیان کی ہے ؟؟؟

جواب ::: جی ہاں

علماء نے سند اور متن کے غریب ہونے کے اعتبار سے حدیث غریب کی ایک دوسری تقسیم بھی بیان فرمائی ہے۔۔۔

(1) سند اور متن دونوں کے اعتبار سے غریب ہونا :::

اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کے متن کو روایت کرنے میں صرف ایک راوی ہو۔۔۔

(2) صرف سند کے اعتبار سے غریب ہونا:::

اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے صحابہ سے ایک جماعت نے روایت کیاہو اور اسی حدیث کو کسی دوسرے صحابی سے صرف ایک بندے نے روایت کیاہو۔۔اس جیسی حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں::: غریب من ھذاالوجہ۔۔۔

سوال ::: کن کن کتب میں غریب احادیث پائی جاتی ہیں ؟؟؟

جواب ::: بہت سی کتب میں غریب احادیث پائی جاتی ہیں ان میں دو یہ ہے :::

(1) مسند البزار

(2) المعجم الاوسط للطبرانی

سوال ::: غریب کے متعلق مشہور ترین تصانیف کون سی ہیں ؟؟؟

جواب :::

(1) غرائب مالک ((یہ کتاب امام دار قطنی کی ہے))

(2) الافراد ((یہ کتاب بھی امام دار قطنی کی ہے))

(3) السنن التی تفرد بکل سنۃ منھا اھل بلدۃ ((یہ کتاب امام ابو داؤد سجستانی کی ہے))۔۔۔

((تقسیم خبر الآحاد بالنسبۃ الی قوتہ وضعفہ))

سوال ::: قوت وضعف کے اعتبار سے خبر واحد کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب ::: خبر واحد ((چاہے وہ مشہور ہو یا عزیز ہو یا غریب)) قوت وضعف کے اعتبار سے دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے۔۔۔

(1) مقبول (2) مردود

سوال ::: مقبول و مردود کی تعریف کریں اور ان کا حکم بتائیں۔۔۔

جواب :::

مقبول کی تعریف :::مقبول وہ حدیث ہے جس کی خبر دینے والے کا سچ راجح ہو۔۔۔۔

مقبول کا حکم ::: اس پر عمل کرنا اور اس سے دلیل پکڑنا واجب ہے۔۔۔۔

مردود کی تعریف ::مردود وہ حدیث ہے جس کی خبر دینے والے کا سچ راجح نہ ہو۔۔۔۔

مردود کا حکم ::: اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی اور اس پہ عمل کرنا واجب نہیں ہے۔۔۔

سوال ::: مقبول کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب ::: مختلف مراتب کے اعتبار سے اس کی دو بڑی اقسام ہیں (1) صحیح (2) حسن

پھر ان دونوں اقسام کی آگے دو دو اقسام ہیں اور یوں کل ملا کر مقبول کی چار اقسام بن گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں :::

(1) صحیح لذاتہ

(2)حسن لذاتہ

(3) صحیح لغیرہ

(4)حسن لغیرہ

سوال::: حدیث صحیح کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں۔۔۔۔

جواب :::

لغوی تعریف ::: "" صحیح"" بیمار کی ضد ہے۔۔۔اس لفظ((یعنی صحیح))کا اجسام پہ حقیقی طور پر اطلاق ہوتا ہے جبکہ احادیث اور دوسرے معانی میں مجازا اس کا اطلاق ہوتا ہے۔۔۔۔

اصطلاحی تعریف ::: جس کی سند متصل ہو اسے نقل کرنے والے راوی شروع سے لے کر آخر تک عادل وضابط ہوں اور یہ شاذ یا معلول نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال ::: حدیث صحیح کی اصطلاحی تعریف کی شرح کریں۔۔۔۔

جواب ::: مذکورہ تعریف ایسے امور کو شامل ہے جن کا حدیث میں مکمل طور پر پایا جانا ضروری ہے تاکہ حدیث صحیح ہو جائے۔۔۔

وہ امور پانچ ہیں :::

(1)اتصال سند :::

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی اپنے سے اوپر والے راوی سے ملاقات کر کے حدیث کو حاصل کرے اور یہ سلسلہ اول سے لے کر آخر تک ہو۔۔۔

(2)عدالۃ الرواۃ :::

ہر راوی مسلمان،، بالغ اور عاقل ہو۔۔۔فاسق نہ ہو اور خلاف مروت کام نہ کرتا ہو۔۔۔

(3)ضبط الرواۃ :::

ہر راوی تام الضبط ہو((یعنی اس کا حافظہ قوی ہو))۔۔۔خواہ وہ سینے میں یاد کر کے محفوظ کرے یا کتاب پہ لکھ کر محفوظ کرے۔۔۔

(4)عدم الشذوذ :::

حدیث شاذ نہ ہو۔۔۔شاذ کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔۔۔

(5)عدم العلۃ :::

حدیث معلول نہ ہو یعنی اس میں کوئی علت نہ پائی جائے اور علت ایسا مخفی اور پیچیدہ سبب ہے جو حدیث کی صحت کو عیب دار بنا دیتا ہے باوجود اس کے کہ حدیث کا ظاہر علت سے محفوظ لگتا ہے۔۔۔

سوال ::: حدیث صحیح کی شرائط کتنی اور کون کون سی ہیں؟؟؟

جواب ::: وہ شرائط جن کا حدیث صحیح میں مکمل طور پر پایا جانا ضروری ہے پانچ ہیں :::

(1)اتصال سند (2)عدالۃ الرواۃ (3)ضبط الرواۃ

(4)عدم العلۃ(5)عدم الشذوذ

اگر ان مذکورہ پانچ شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی گئی تو حدیث کو صحیح نہیں کہا جائے گا۔۔۔

سوال ::: حدیث صحیح کی کوئی مثال دیں اور بتائیں وہ حدیث کس طرح صحیح ہے ؟؟؟

جواب ::: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے بتایا،، عبد اللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی اور امام مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر سے اور محمد بن جبیر نے اپنے والد جبیر سے روایت کی کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔۔۔

یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ :::

(1)اس کی سند متصل ہے وہ اس طرح کہ ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے سنا ہے اور رہی بات امام مالک،، ابن شہاب اور ابن جبیر کے عنعنہ کی تو اس کا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ یہ تینوں راوی غیر مدلس ہیں۔۔۔

(3) ,(2)دوسری اور تیسری شرط تھی ""راوی کا عادل اور ضابط ہونا"" تو اس حدیث کے تمام راوی عادل اور ضابط ہیں وہ اس طرح کہ :::

عبد اللہ بن یوسف:::ان پر مکمل اعتماد ہے۔۔۔

مالک بن انس ::: امام اور حافظ ہیں۔۔۔۔

ابن شہاب زہری::: فقیہ اور حافظ ہیں ان کی عظمت اور پختگی پہ علماء کا اتفاق ہے۔۔۔۔

محمد بن جبیر ::: ثقہ ہیں۔۔۔

جبیر بن مطعم::: صحابی ہیں اور تمام صحابہ عادل ہوتے ہیں۔۔۔۔

(4) یہ حدیث شاذ نہیں ہے کیونکہ اس میں کسی راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی سے اختلاف نہیں کیا۔۔۔

(5) اس میں کوئی علت نہیں ہے جو اس کی صحت کو عیب دار کرے۔۔۔۔۔

سوال ::: صحیح کا حکم تحریر کریں۔۔۔

جواب ::: محدثین،، اصولیین اور فقہاء کے اجماع کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔۔۔ یہ شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے اور مسلمان کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ صحیح حدیث پہ عمل کو ترک کر دے۔۔۔

سوال ::: محدثین کے اس قول "" ھذا حدیث صحیح "" یا "" ھذا حدیث غیر صحیح "" کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب :::

"" ھذا حدیث صحیح ""

اس قول کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ پانچ شرائط اس میں پائی گئی ہیں۔۔۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ نفس الامر میں اس کی صحت قطعی اور یقینی ہے کیونکہ ثقہ راوی سے بھی خطا کا ہونا ممکن ہے۔۔۔

""ھذا حدیث غیر صحیح ""

محدثین کے اس قول سے مراد یہ ہے کہ سابقہ پانچ شرائط اس میں نہیں پائی گئیں۔۔۔اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ نفس الامر میں جھوٹ ہے کیونکہ کثیر خطاء کرنے والے سے بھی درست بات کا ہونا ممکن ہے۔۔۔

سوال ::: کیا کسی سند کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ صحیح ترین سند ہے ؟؟؟

جواب ::: مطلقاً کسی بھی سند کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صحیح ترین سند ہے کیونکہ صحیح کے مراتب کا اختلاف سند میں صحت کی شرائط کی موجودگی پر مبنی ہے اور تمام شرائط میں بلند درجات کا ثابت ہونا بہت قلیل ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ مطلقا کسی سند کو صحیح ترین سند نہ کہا جائے۔۔۔

لیکن اس کے باوجود بعض آئمہ سے اصح الاسانید کے متعلق اقوال نقل کیے گئے ہیں ظاہر ہے کہ ہر امام نے اسی سند کو صحیح قرار دیا جو ان کے ہاں قوی تھی۔۔۔

سوال ::: بعض آئمہ نے جن اسانید کو اصح الاسانید قرار دیا ہے ان کو بیان کریں۔۔۔

جواب :::

(1)الزھری عن سالم عن ابیہ:::یہ قول اسحاق بن راھویہ کا ہے۔۔۔

(2)ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی::: یہ قول ابن مدینی اور فلاس سے نقل کیا گیا ہے۔۔۔۔

(3)الأعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ::: یہ قول ابن معین سے نقل کیا گیا ہے۔۔۔۔

(4)الزھری عن علی بن حسین عن ابیہ عن علی::: یہ قول ابو بکر بن ابی شیبہ سے منقول ہے۔۔۔۔

(5)مالک عن نافع عن ابن عمر::: یہ قول امام بخاری سے مروی ہے۔۔۔۔

سوال ::: صرف صحیح احادیث پہ مشتمل سب سے پہلے کون سی کتاب لکھی گئی؟؟؟

جواب ::: سب سے پہلی کتاب جو خالصتاً صحیح احادیث کے بارے میں لکھی گئی وہ صحیح البخاری ہے اور اس کے بعد صحیح مسلم ہے اور یہ دونوں کتب قرآن کے بعد اصح ترین کتب ہیں اور ان کو قبول کرنے پہ پوری امت کا اجماع ہے۔۔۔۔

سوال ::: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کون سی کتاب زیادہ صحیح ہے؟؟؟

جواب ::: صحیح بخاری صحیح مسلم شریف سے زیادہ صحیح ہے اور اس میں صحیح مسلم کی بنسبت زیادہ فوائد ہیں کیونکہ صحیح بخاری کی احادیث کی اسناد پوری طرح متصل ہیں اور ان کے راوی زیادہ ثقہ ہیں اور اس وجہ سے بھی صحیح البخاری کو مسلم پہ فوقیت ہے کہ بخاری میں ایسے فقہی استنباطات اور حکمت والے نکات موجود ہیں جو صحیح مسلم میں نہیں ہیں۔۔۔۔

بخاری مسلم پہ مجموعی اعتبار سے فوقیت رکھتی ہے ورنہ مسلم شریف میں بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو بخاری کی بعض احادیث سے زیادہ قوی ہیں۔۔۔۔اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صحیح مسلم بخاری شریف سے اصح ہے۔۔۔۔((لیکن درست یہی ہے کہ بخاری اصح ہے))۔۔۔۔

سوال ::: کیا شیخین نے صحیح احادیث کا احاطہ یا اس کا التزام کیا ہے ؟؟؟

جواب ::: شیخین نے اپنی صحیحین میں صحیح احادیث کا احاطہ نہیں کیا اور نہ ہی اس کا التزام کیا ہے۔۔۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :::

میں نے اس کتاب میں صرف صحیح حدیث کو لکھا ہے اور میں نے ((کثیر)) صحیح احادیث کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے۔۔۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :::

ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح تھی اس کو میں نے نہیں لکھا بلکہ میں نے اس کتاب میں صرف ان احادیث کو لکھا ہے جن کی صحت پر محدثین کا اجماع ہے۔۔۔

سوال ::: کیا شیخین سے کثیر صحیح احادیث چھوٹی ہیں یا قلیل ؟؟؟

جواب :::

اس بارے میں دو اقوال ہیں :::

(1) حافظ ابن اخرم فرماتے ہیں کہ ان ((شیخین)) سے بہت کم صحیح احادیث رہ گئی ہیں۔۔۔ لیکن اس قول کا انکار کر دیا گیا ہے۔۔۔

(2) صحیح قول یہ ہے کہ ان سے کثیر صحیح احادیث چھوٹ گئی ہیں۔۔۔

امام بخاری سے ایک قول نقل کیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں :::

میں نے کثیر صحیح احادیث کو چھوڑا ہے۔۔۔۔

ایک اور قول ہے کہ:::

میں نے ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث کو یاد کیا ہے۔۔۔۔

سوال ::: بخاری و مسلم میں کتنی احادیث ہیں؟؟؟

جواب:::

بخاری ::: بخاری شریف میں مکررات کو ڈال کر سات ہزار دو سو پچھتر احادیث بنتی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کیا جائے تو احادیث کی تعداد چار ہزار رہ جائے گی۔۔۔

مسلم ::: اس میں مکررات کے ساتھ بارہ ہزار احادیث ہیں جبکہ مکررات کو محذوف کیا جائے تو چار ہزار احادیث بنتی ہیں۔۔۔۔

سوال ::: وہ بقیہ صحیح احادیث جو شیخین سے رہ گئی ہیں ہم انہیں کہاں پائیں گے؟؟؟

جواب ::: ہم ان صحیح احادیث کو مشہور و معتمد کتب میں پائیں گے۔۔۔۔

مثلا::: صحیح ابن خزیمہ،، صحیح ابن حبان،، مستدرک الحاکم،، سنن اربعہ((سنن ترمذی،، نسائی،،، ابو داؤد،، ابن ماجہ))،، سنن دار قطنی اور سنن بیہقی وغیرہ میں۔۔۔

سوال ::: کیا ان مذکورہ کتب میں حدیث کا پایا جانا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے؟؟؟

جواب ::: جی نہیں،،

صرف ان کتب میں کسی حدیث کے پائے جانے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حدیث صحیح ہو جائے گی لیکن اگر صاحب کتاب شرط لگادے کہ وہ اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو ہی ذکر کرے گا تو تب اس کتاب میں حدیث کا پایا جانے اس کے صحیح ہونے پہ دلالت کرے گا۔۔۔

مثلا::: صحیح ابن خزیمہ

اس کتاب میں حدیث کا پایا جانا اس بات پہ دلیل ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ اس کے مصنف نے کتاب میں صرف صحیح احادیث لکھنے کی شرط لگائی ہے۔۔۔

((الکلام علی مستدرک الحاکم و صحیح ابن خزیمۃ و صحیح ابن حبان))

سوال ::: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب """مستدرک الحاکم""" کے بارے میں بیان کریں۔۔۔

جواب ::: مستدرک الحاکم احادیث کی ایک ضخیم کتاب ہے اس میں امام حاکم نے ان صحیح احادیث کو ذکر کیا ہے جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرائط پہ اترتی ہیں اور شیخین نے ان احادیث کو نہیں ذکر کیا۔۔۔اس کے علاوہ امام حاکم نے ان احادیث کو بھی ذکر کیا ہے جو ان کے نزدیک صحیح ہیں اگرچہ وہ شیخین کی شرائط پہ پوری نہ اترتی ہوں۔۔۔اور کسی کسی جگہ وہ احادیث بھی ذکر کی ہیں جو صحیح نہیں ہیں لیکن ان احادیث کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان پہ تنبیہ بھی کی ہے۔۔۔

امام حاکم احادیث کو صحیح قرار دینے میں نرمی سے کام لیتے ہیں ((یعنی کسی حدیث کے بارے میں زیادہ چھان بین نہیں کرتے اور جلد ہی صحیح کا حکم لگادیتے ہیں))۔۔۔لہذا مناسب ہے کہ ان احادیث کے بارے میں چھان بین کی جائے اور ان پر وہ حکم لگایا جائے جس کے وہ لائق ہیں۔۔۔

امام ذھبی نے ان کی کتاب کی چھان بین اور تحقیق وغیرہ کی ہے اور اکثر احادیث پہ وہ حکم لگایا ہے جو ان کے لائق ہے لیکن اس کے باوجود یہ کتاب ہمیشہ تحقیق کی محتاج رہے گی۔۔۔

سوال :: صحیح ابن حبان کا تعارف کروائیں۔۔۔

جواب::: اس کتاب کی اپنی ایک جدید ترتیب ہے نہ اس کو ابواب کی طرز پہ مرتب کیا گیا ہے اور نہ مسانید کی ترتیب پر۔۔۔اسی وجہ سے اس کتاب کو "" التقاسیم الانواع "" کا نام دے دیا گیا ہے۔۔۔اس کتاب میں کسی حدیث کو ڈھونڈنا بہت مشکل ہے۔۔۔ بعض متاخرین نے اس کتاب کی ابواب بندی کی ہے۔۔۔

اس کتاب کے مصنف ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث پہ صحیح کا حکم لگانے میں نرمی سے کام لیتے ہیں لیکن امام حاکم کی نسبت ابن حبان میں نرمی کم ہے۔۔۔

سوال ::: صحیح ابن خزیمہ کے بارے میں بیان کریں۔۔۔

جواب:: "" صحیح ابن خزیمہ "" صحیح ابن حبان سے اعلی ہے کیونکہ اس کے مصنف حدیث پہ صحیح کا حکم لگانے میں نرمی سے کام نہیں لیتے حتی کہ اگر کسی حدیث کی سند میں ذرا سا بھی کلام ہے تو صحیح کا حکم لگانے میں توقف کرتے ہیں۔۔۔

((المستخرجات علی الصحیحین))

سوال ::: مستخرج کا موضوع بیان کریں۔۔۔

جواب ::: مستخرج کا موضوع یہ ہے کہ مصنف حدیث کی کسی کتاب کو لے کر اس کی احادیث کو اپنی ذاتی اسناد سے بیان کرے صاحب کتاب کی سند کو بیان نہ کرے اور سند میں صاحب کتاب کے ساتھ اس کے شیخ میں یا اس سے اوپر والے شیخ میں شریک ہو۔۔۔

سوال ::: صحیحین پہ لکھی گئی مشہور ترین مستخرجات کے نام لکھیں۔۔۔

جواب :::

(1)ابو بکر اسماعیلی کی مستخرج

ان کی یہ مستخرج صحیح البخاری پہ ہے۔۔۔

(2)ابو عوانہ اسفر ایینی کی مستخرج

یہ مستخرج صحیح مسلم پہ ہے۔۔۔

(3)ابو نعیم اصبہانی کی مستخرج

یہ مستخرج بخاری اور مسلم دونوں پہ ہے۔۔۔

سوال ::: کیا مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت کی ہے؟؟؟

جواب ::: جی نہیں،،

مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت نہیں کی کیونکہ انہوں نے احادیث کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے جن الفاظ کے ساتھ احادیث ان تک پہنچی ہیں تو اس وجہ سے صحیحین اور مستخرجات کے الفاظ میں تھوڑا سا تفاوت آگیا ہے۔۔۔

سوال ::: امام بیہقی اور بغوی رحمہا اللہ نے اپنی مستقل کتب میں صحیحین سے احادیث لے کر لکھی ہیں اور الفاظ میں تھوڑا سا تفاوت بھی ہوا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ کیوں لکھا"" رواہ البخاری أو رواہ مسلم""؟؟؟؟

جواب ::: ان کی مراد یہ ہے کہ ان احادیث کی اصل کو شیخین نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

سوال :: کیا کوئی شخص مستخرجات سے حدیث کو بعینہ نقل کر کے اس کو شیخین کی طرف منسوب کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:: جی نہیں،،

وہ بعینہ مستخرجات سے احادیث نقل کر کے ان کو شیخین کی طرف منسوب نہیں کر سکتا ہاں اگر دو شرائط میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے تب وہ منسوب کر سکتا ہے۔۔۔

(1) وہ اس حدیث کا ((الفاظ میں)) شیخین کی روایت سے تقابل کروائے۔۔۔۔

(2) صاحب مستخرج اپنی مستخرج میں حدیث لکھنے کے بعد یہ لکھ دیں"" أخرجاہ بلفظہ ""((یعنی شیخین نے اس حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے))۔۔۔

اگر ان دو شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی پائی جائے تو وہ مستخرج کی حدیث کو بعینہ نقل کر کے شیخین کی طرف منسوب کر سکتا ہے۔۔۔۔

سوال:: کیا مستخرجات کا کوئی فائدہ بھی ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں،،

بلکل ان کے کثیر فوائد ہیں ان میں سے تین اہم فوائد ذکر کرتا ہوں :::

(1)سند کا عالی ہونا :::

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر مستخرج کا مصنف کسی حدیث کو بخاری کے طریق سے روایت کرتا ہے تو بخاری والی سند """انزل"""ہو جائے گی اور مستخرج کی سند اعلی ہو جائے گی۔۔۔

(2) صحیح کی مقدار میں زیادتی :::

کیونکہ بعض احادیث میں الفاظ کا اضافہ ہو جاتا ہے اور تتمہ بیان ہو جاتا ہے۔۔۔۔

(3) کثرت طرق کی وجہ سے قوت حاصل ہونا :::

جب اس حدیث کی ایک سے زیادہ اسناد ہو جائیں گی تو معارضہ کے وقت یہ ترجیح کا فائدہ دے گی۔۔۔۔

سوال :: صحیح بخاری کی وہ کون سی احادیث ہیں جن پر صحیح ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور امت نے انہیں قبول کیا ہے ؟؟؟

جواب:: جن احادیث کو انہوں ((یعنی شیخین)) نے سند متصل کے ساتھ ذکر کیا وہ بلکل صحیح ہیں۔۔۔

اور وہ احادیث جن کی اسناد کے شروع میں ایک یا ایک سے زیادہ راوی حذف ہوں ان کو معلقات کہا جاتا ہے اور یہ ((معلقات)) بخاری شریف میں کثیر پائی جاتی ہیں لیکن صرف اور صرف ابواب کے تراجم میں پائی جاتی ہیں ابواب کے درمیان ہر گز نہیں پائی جاتیں۔۔۔ صحیح مسلم میں صرف باب تیمم میں ایک ہی معلق حدیث ہے اس کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔۔۔

اور ان کا حکم یہ ہے کہ :::

ان میں سے جو روایت جزم کے صیغے کے ساتھ ہو گی مثلا::: قال،، أمر،، ذکر تو اس پر صحیح ہونے کا حکم لگا دیا جائے گا۔۔۔

اور جو روایات جزم کے صیغے کے ساتھ نہیں ہوں گی مثلا::: یروی،، یذکر،، یحکی،، روی،، وغیرہ تو ان پہ صحیح ہونے کا حکم نہیں لگے گا لیکن اس کے باوجود یہاں ((یعنی صحیحین میں)) کوئی بھی ضعیف حدیث موجود نہیں کیونکہ وہ روایت ایسی کتاب میں داخل ہو گئی ہے جس کو صحیح کا نام دیا گیا ہے ((یعنی صحیح البخاری اور صحیح مسلم))۔۔۔۔۔

سوال :: صحیح کے مراتب ذکر کیجیے۔۔۔۔

جواب:: جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ بعض علماء نے اپنے نزدیک موجود اصح الاسانید ذکر کیں۔۔۔ تو ان پر اور صحیح احادیث میں پائی جانے والی دیگر شرائط پہ بناء کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صحیح احادیث کے کئی مراتب ہیں۔۔۔۔

(1) صحیح احادیث میں سے سب سے اعلی مرتبہ اس کا ہے جو اصح الاسانید میں سے کسی سند کے ساتھ مروی ہو۔۔۔۔

مثلا:::مالک عن نافع عن ابن عمر

(2)اس سے کم مرتبے والی وہ حدیث ہے جو ان راویوں سے مروی ہو جو پہلی سند((یعنی اصح الاسانید)) کے راویوں سے کم درجہ ہیں۔۔۔۔۔

مثلا :::

حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس

(3) تیسرا مرتبہ اس صحیح حدیث کا ہے جو ایسے راویوں سے مروی ہو جو ثقاہت کے ادنی درجے کے ساتھ موصوف ہوں۔۔۔۔۔۔

مثلا:: سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة

مذکورہ بالا تفصیل سے صحیح حدیث سات مراتب میں تقسیم ہوتی ہے :::

(1) جس پہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہا اللہ تعالیٰ متفق ہوں((اور یہ سب سے بلند درجے والی ہے))

(2) جس کو صرف امام بخاری نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

(3) جس کو صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو۔۔۔۔

(4) جو شیخین کی شرائط پہ پوری اترتی ہو لیکن انہوں نے اسے بیان نہیں کیا۔۔۔۔

(5) جو امام بخاری کی شرائط پہ پوری اترتی ہو لیکن امام بخاری اسے روایت نہ کریں۔۔۔۔

(6) جو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرائط پہ اترتی ہو اور انہوں نے اسے بیان نہ کیا ہو۔۔۔۔۔

(7) ساتواں نمبر اس کا ہے جو شیخین پہ شرائط پہ پوری نہ اترے بلکہ ان کے علاوہ آئمہ کرام جیسا کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرہ کے نزدیک صحیح ہو۔۔۔۔۔

سوال :: شیخین کی شرائط پہ نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب:: شیخین نے کسی شرط کی کوئی وضاحت نہیں کی بایں طور کہ انہوں نے یہ شرط لگائی ہے یا اسے معین کیا ہے سوائے ان شرائط کے جن پر صحیح میں اتفاق ہے۔۔۔

لیکن بحث کرنے والے علماء کرام نے شیخین کے اسالیب کی روشنی میں تحقیق کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ہر ایک نے اپنے خیال کے مطابق کہا کہ ان دونوں کی یہ شرط تھی یا ان میں سے کسی ایک کی شرط تھی۔۔۔۔

اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ شیخین کی شرائط سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث ان دونوں کتب یا کسی ایک کتاب کے راویوں کی سند سے اس طرح مروی ہو کہ بیان میں اس کیفیت کی رعایت رکھی گئی ہو جس کا شیخین نے راویوں سے روایت لینے میں التزام کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال : : محدثین کے قول """متفق علیہ """ کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :: جب محدثین کسی حدیث کے بارے میں """ متفق علیہ """ کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ شیخین نے اس حدیث کی صحت پہ اتفاق کیا ہے امت کا اتفاق اس سے مراد نہیں لیکن ابن صلاح

کہتے ہیں"" شیخین کے اتفاق سے امت کا اتفاق خود بخود لازم آجاتا ہے کیونکہ جس حدیث پہ شیخین متفق ہیں اس کو امت نے بھی قبول کیا ہے۔۔۔۔

سوال :: کیا حدیث کے صحیح ہونے کے لیے اس کا عزیز ہونا شرط ہے؟؟؟

جواب:: حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط نہیں ہے اس معنی میں کہ اس حدیث کی دو اسناد ہوں۔۔۔کیونکہ صحیحین اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں صحیح احادیث موجود ہیں لیکن وہ غریب ہیں۔۔۔

بعض علماء جیسا کہ امام حاکم اور ابو علی جبائی المعتزلی کا کہنا ہے حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شرط ہے لیکن ان کا یہ قول اجماع امت کے خلاف ہے۔۔۔

((الحسن))

سوال :: حسن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب :::

((لغوی تعریف))

""حسن""صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے ""خوبصورتی""۔۔۔

((اصطلاحی تعریف)) :: حدیث حسن کا درجہ صحیح اور ضعیف کے درمیان ہے اس لیے علماء کا اس کی تعریف میں اختلاف ہے بلکہ بعض نے حسن کو صحیح اور ضعیف کی ایک قسم قرار دیا ہے۔۔۔

حسن کی چند تعریفات درج ذیل ہیں :::

(1)خطابی کی تعریف :: حدیث حسن وہ ہوتی ہے جس کا مخرج معلوم ہو،،اس کے راوی مشہور ہوں اور اس پہ اکثر احادیث کا مدار ہو یعنی اس کو اکثر علماء نے قبول کیا ہو اور عام فقہاء نے اسے استعمال کیا ہو۔۔۔۔

(2)امام ترمذی کی تعریف :: ہر وہ حدیث جو اس طرح روایت کی گئی ہو کہ اس کی سند میں متھم بالکذب راوی نہ ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو اور وہ اس کے علاوہ طرق سے مروی ہو تو وہ ہمارے نزدیک((یعنی امام ترمذی کے نزدیک))حسن ہے۔۔۔۔

(3)ابن حجر کی تعریف :: آپ فرماتے ہیں:::وہ خبر واحد جس کی سند متصل ہو،،اس کو نقل کرنے والا راوی عادل اور تام الضبط ہو،،وہ حدیث شاذ اور معلل نہ ہو تو وہ صحیح لذاتہ ہے لیکن اگر وہ راوی تام الضبط نہ ہو((لیکن بقیہ شرائط پائی جائیں))تو وہ حدیث حسن لذاتہ ہو گی۔۔۔۔

ابن حجر کی تعریف سب سے بہتر ہے۔۔۔خطابی کی تعریف پہ کئی اعتراضات ہیں اور امام ترمذی نے حسن کی دو اقسام"""حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ"""میں سے حسن لغیرہ کی تعریف کی ہے لیکن ان کو حسن لذاتہ کی تعریف کرنی چاہیے تھی کیونکہ حسن لغیرہ اصلا ضعیف ہوتی ہے لیکن زیادہ طرق کی وجہ سے اس کی ضعف والی کمی پوری ہو جاتی ہے اور وہ حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوال :: حسن کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب :: جس طرح صحیح حدیث سے دلیل پکڑی جاتی ہے اسی طرح حسن سے بھی دلیل پکڑی جاسکتی ہے اگرچہ یہ قوت میں صحیح سے کم ہے۔۔۔تمام فقہاء حدیث حسن سے دلیل پکڑتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں ان کے علاوہ بڑے بڑے محدثین اور اصولیین بھی اس سے دلیل پکڑنے کے قائل ہیں سوائے

چند شدت پسند علماء کے۔۔۔ بعض نرمی برتنے والے علماء مثلا::: امام حاکم،، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کی انواع میں درج کیا ہے باوجود اس کے کہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ حسن صحیح سے کم درجے کی ہے۔۔۔۔۔

سوال :: حسن کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب :: حسن کی مثال امام ترمذی کی ایک روایت ہے آپ فرماتے ہیں :::

حدثنا قتیبۃ وحدثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری قال سمعت ابی بحضرۃ العدو یقول ::: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان أبواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ......

ترجمہ ::: ابو بکر بن موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے دشمن کی موجودگی میں اپنے والد ابو موسیٰ اشعری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں""۔۔۔۔

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔۔۔

یہ حدیث حسن اس وجہ سے کیونکہ اس کے چاروں راوی ثقہ ہیں سوائے جعفر بن سلیمان الضبعی کے۔۔۔ اس وجہ سے یہ حدیث صحیح کے درجے سے حسن کے درجے پہ اتر آئی ہے۔۔۔۔۔

سوال :: حسن کا کیا مرتبہ ہے ؟؟؟

جواب :: جس طرح صحیح احادیث کے مراتب ہیں اسی طرح حسن کے بھی مراتب ہیں۔۔۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے دو مراتب بنائے ہیں :::

(1)سب سے بلند درجے والی ::: بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ،، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ،، ابن اسحاق عن التیمی اور اس طرح کی دیگر مثالیں سب سے بلند درجے والی حسن کی ہیں۔۔۔

(2)دوسری قسم وہ ہے جس کے حسن اور ضعیف ہونے میں اختلاف ہے

مثلا :: حارث بن عبد اللہ،، عاصم بن ضمرۃ اور حجاج بن ارطاۃ اور ان جیسے دیگر راویوں کی روایت۔۔۔۔

سوال :: محدثین کے اس قول "" حدیث صحیح الاسناد أو حسن الاسناد "" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :: محدثین کے اس قول "" حدیث صحیح الاسناد "" کا مرتبہ اس قول "" ھذا حدیث صحیح "" سے کم ہے۔۔۔

اور اسی طرح اس قول "" ھذا حدیث حسن الاسناد "" کا مرتبہ اس قول "" ھذا حدیث حسن "" سے کم ہے۔۔۔۔

کیونکہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ "" سند "" صحیح یا حسن ہوتی ہے لیکن "" متن "" شاذ یا معلول ہونے کی وجہ سے صحیح یا حسن نہیں ہوتا۔۔۔

گویا کہ محدث جب یہ کہتا ہے "" ھذا حدیث صحیح "" تو ہمیں اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ صحیح کی پانچوں شرائط اس میں پائی جارہی ہیں اور جب وہ کہتا ہے "" ھذا حدیث صحیح الاسناد "" تو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ صحیح کی پانچ شرائط میں سے تین شرائط اس میں پائی جارہی ہیں اور وہ ہیں :::

(1)اتصال سند

(2)راویوں کا عادل ہونا

(3)راویوں کا تام الضبط ہونا

بقیہ دو شرائط((شذوذ اور علت کے نہ ہونے))کی ضمانت نہیں لیتا کیونکہ اسے ان شرائط کے پائے جانے کا یقین نہیں ہوتا۔۔۔۔

لیکن اگر کوئی معتمد حافظ الحدیث یہ قول""ھذا حدیث صحیح الاسناد""پر اقتصار کرتا ہے اور کوئی علت ذکر نہیں کرتا تو ظاہر یہی ہے کہ متن بھی صحیح ہے کیونکہ متن کی اصل شذوذ اور علت کا نہ ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوال :: امام ترمذی کے اس قول""حدیث حسن صحیح""کا کیا مطلب ہے؟؟؟

جواب :: اس عبارت کا ظاہر انسان کے دماغ میں اشکال پیدا کرتا ہے کہ حسن"""صحیح""سے کم درجے والی حدیث ہے تو حسن اور صحیح اپنے مرتبے کے تفاوت کے باوجود کیسے جمع ہوسکتی ہیں؟؟؟

علماء نے اس کے متعدد جواب دیے ہیں :::

(1)اگر حدیث کی دو یا دو سے زیادہ اسناد ہیں تو اس قول کا مطلب ہے کہ یہ حدیث ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے جبکہ دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔۔۔۔

(2) اگر حدیث کی ایک ہی سند ہو تو اس قول کا مطلب ہے کہ یہ حدیث ایک قوم کے نزدیک صحیح ہے جبکہ دوسری قوم کے نزدیک حسن ہے۔۔۔۔

گویا کہ امام ترمذی اپنے اس قول کے ذریعے علماء کے درمیان اس حدیث کے حکم میں جو اختلاف ہے اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں یا اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ ان دونوں احکام ((یعنی حسن اور صحیح)) میں سے کوئی بھی ان کے نزدیک راجح نہیں ہے۔۔۔۔

سوال :: امام بغوی نے اپنی کتاب ""مصابیح"" میں احادیث کی جو تقسیم کی ہے اسے بیان کریں۔۔۔

جواب :: امام بغوی نے اپنی کتاب مصابیح میں احادیث کو اس طرح تقسیم کیا ہے کہ ان کے علاوہ کسی بھی محدث نے اس طرح احادیث کو تقسیم نہیں کیا۔۔۔۔

جو احادیث صحیحین یا ان میں سے ایک کسی ایک کتاب میں ہیں تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے انہوں نے "" صحیح ""کا لفظ استعمال کیا ہے اور جو احادیث سنن اربعہ ((یعنی سنن ترمذی،، نسائی،، ابن ماجہ،، ابو داؤد)) میں ہیں ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے انہوں نے ""حسن "" کا لفظ استعمال کیا ہے۔۔۔ اور یہ اصطلاح عام محدثین کی اصطلاح سے ہٹ کر ہے کیونکہ سنن اربعہ میں صحیح،، حسن،، ضعیف،، اور منکر احادیث بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔

اسی وجہ سے ابن صلاح اور امام نووی نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ اگر کوئی امام بغوی کی کتاب ""مصابیح "" کو پڑھے تو اسے چاہیے امام بغوی کی اصطلاحات کو پہلے سے معلوم کرے۔۔۔۔۔

سوال :: کن کتب میں حسن احادیث مل جائیں گی ؟؟؟

جواب :: جس طرح علماء نے صحیح احادیث پہ مستقل کتب لکھی ہیں اس طرح حسن حدیث کے بارے میں کوئی مستقل کتاب نہیں ہے لیکن ایسی کتب موجود ہیں جن میں حسن اَحادیث کثرت سے پائی جاتی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں :::

(1)جامع الترمذی :: حسن کی معرفت میں اصل کتاب جامع الترمذی ہے اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حسن اَحادیث کو مشہور کیاہے اور ان کو کثرت سے ذکر کیاہے۔۔۔ لیکن خبر دار رہناچاہیے کہ صحیح،، حسن اور ان جیسی دیگر اصطلاحات میں امام ترمذی کے نسخوں میں اختلاف ہے لہذا حدیث کے طالب علم پہ لازم ہے کہ وہ نسخہ اختیار کرے جو محقق ہو اور اصول معتمدہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کروایا گیاہو۔۔۔۔

(2)سنن ابی داؤد :: امام ابو داؤد نے مکہ والوں کی جانب جو خط لکھااس میں یہ بات ذکر کی کہ:

وہ اپنی اس کتاب((سنن ابی داؤد))میں صحیح احادیث ذکر کریں گے اور ان احادیث کاذکر کریں گے جو صحیح کے مشابہ ہیں یا صحیح کے قریب ہیں۔اور جن احادیث میں شدید ضعف ہو گااس کووہ بیان کردیں گے اور جس کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کریں گے تووہ حدیث صالح ہو گی((یعنی قابلِ احتجاج ہو گی))۔۔۔

تواس بنیاد پہ ہم کہ سکتے ہیں کہ جس حدیث کاضعف انہوں نے بیان نہیں کیااور وہ حدیث معتمد آئمہ کے نزدیک صحیح نہ ہو تووہ حدیث امام ابو داؤد کے نزدیک حسن ہو گی۔۔۔۔

(3)سنن دار قطنی

امام دار قطنی نے اپنی کتاب میں کثیر احادیث کے حسن ہونے پہ نص بیان کی ہے۔۔۔۔

((الصحیح لغیرہ))

سوال::: صحیح لغیرہ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: حسن لذاتہ اگر اپنے جیسے یا اپنے سے قوی کسی دوسرے طریقے سے مروی ہو تو اسے صحیح لغیرہ کہا جاتا ہے((کیونکہ وہ حدیث صحیح کے درجے کو پہنچ جاتی ہے))۔۔۔۔اور صحیح لغیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی سند سے نہیں بلکہ کسی دوسری سند سے صحیح کے مرتبے کو پہنچی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اس کا مرتبہ کیا ہے؟؟؟

جواب::: اس کا مرتبہ حسن لذاتہ سے اعلی ہے اور حسن لغیرہ سے کم ہے۔۔۔۔۔

سوال::: صحیح لغیرہ کی کوئی ایک مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے اور ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"""اگر مجھے اپنی امت پہ مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"""۔۔۔۔۔۔

ابن صلاح فرماتے ہیں کہ محمد بن عمرو صدق و دیانت میں مشہور ہیں لیکن یہ اہل اتقان میں سے نہیں ہیں یعنی ان کا حافظہ زیادہ مضبوط نہیں ہے حتی کہ بعض علماء نے انہیں حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور بعض نے ان کی سچائی اور عظمت کی وجہ سے انہیں ثقہ راوی قرار دیا ہے۔۔۔

اس وجہ سے ان کی حدیث حسن ہے لیکن جب یہ حدیث دوسری اسناد سے مروی ہوئی تو ان کے کمزور حافظے کی وجہ سے جو خوف تھا وہ ختم ہو گیا اور یہ تھوڑا سا نقصان بھی پورا ہو گیا۔۔۔ پس یہ اسناد صحیح کے درجہ کو پہنچ گئی۔۔۔۔

((حسن لغیرہ))

سوال::: حسن لغیرہ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: جب ضعیف حدیث کے متعدد طرق ہو جائیں یعنی وہ مختلف اسناد سے مروی ہو اور اس ضعیف حدیث کے ضعف کا سبب راوی کا فاسق یا کاذب ہونا نہ ہو تو وہ حسن لغیرہ کہلاتی ہے۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا حسن لغیرہ کی تعریف سے کتنی اور کون سی باتیں سمجھ میں آئی ہیں؟؟؟

جواب::: اس سے دو باتیں سمجھ میں آئی ہیں:::

(1) وہ حدیث کسی دوسرے طرق سے مروی ہو اور وہ دوسرا طرق پہلے طرق جیسا ہو یا اس سے قوی ہو۔۔۔۔

(2) حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب یہ ہو کہ یا تو راوی کا حافظہ کمزور ہے،، یا سند میں انقطاع ہے،، یا راوی مجہول ہے۔۔۔۔۔

سوال::: حسن لغیرہ کا کیا مرتبہ ہے؟؟؟

جواب::: حسن لغیرہ کا مرتبہ حسن لذاتہ سے کم ہے اور اگر حسن لذاتہ کا حسن لغیرہ سے تعارض ہو جائے تو حسن لذاتہ مقدم ہو گی۔۔۔۔

سوال::: حسن لغیرہ کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: حسن لغیرہ مقبول ہے اور اس سے دلیل پکڑنا درست ہے۔۔۔۔

سوال::: حسن لغیرہ کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام ترمذی نے شعبہ سے،، شعبہ نے عاصم سے،، عاصم نے عبید اللہ سے،، عبید اللہ نے عبد اللہ سے،، عبد اللہ نے عامر سے،، عامر نے ربیعہ سے،، اور ربیعہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ:::

بنی فزارۃ کی ایک عورت نے دو جوتوں کے مہر کے بدلے میں اپنا نکاح کیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""کیا تم اپنے جان ومال کو دو جوتوں کے عوض ((کسی مرد کو)) سپرد کرنے پہ راضی ہو"" ؟؟؟اس نے کہا""جی""،، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا۔۔۔۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ،، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابو حدرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔۔۔۔

اوپر حدیث کی سند میں عاصم نامی راوی اپنے کمزور حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث چونکہ دوسرے طرق سے بھی مروی ہے اس لیے امام ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔۔۔۔۔

((خبر الآحاد المقبول المحتف بالقرائن))

سوال::: محتف بالقرائن احادیث سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: ان سے مراد وہ احادیث ہیں جن کے ساتھ کچھ زائد امور ملے ہوئے ہوں اور یہ امور مقبول کی شرائط کے علاوہ ہوں۔۔۔((یعنی حدیث مقبول کے لیے جن جن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے ان شرائط کے علاوہ کچھ زائد امور بھی اس سے ملے ہوئے ہوں))۔۔۔۔۔

سوال::: کیا ان زائد امور کا کوئی فائدہ بھی ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،

یہ امور جس خبر مقبول سے ملے ہوں اس کی قوت میں اضافہ کر دیتے ہیں اور اس کو ان احادیث سے ممتاز کر دیتے ہیں جو مقبول تو ہوتی ہیں لیکن ان زائد امور سے خالی ہوتی ہیں۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ زائد امور والی مقبول حدیث کو زائد امور سے خالی والی مقبول حدیث پہ ترجیح دے دیتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: خبر محتف بالقرائن کی انواع کے بارے میں بیان کریں۔۔۔

جواب:::

اس کی کئی انواع ہیں:::

(1)وہ حدیث جسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہا اللہ نے روایت کیا ہو اور وہ حد تواتر کو نہ پہنچی ہو تو چند قرائن اس خبر کا احاطہ کرتے ہیں:::(1)علم حدیث میں امام بخاری و مسلم کی عظمت و جلالت کا ہونا(2)یہ

دونوں آئمہ کرام صحیح احادیث کی تمیز میں دیگر محدثین سے مقدم ہیں(3)ان دونوں کتب کو علماء کا تلقی بالقبول حاصل ہے۔۔۔اور یہ والا قرینہ یعنی تلقی بالقبول علم کا فائدہ دینے میں ان سے زیادہ قوی ہے جو کثرت طرق سے ثابت ہیں لیکن تواتر کی حد سے نیچے ہیں۔۔۔۔

(2)جب کسی مشہور حدیث کے متعدد طرق ہوں اور وہ تمام طرق راویوں کے ضعف اور علل سے پاک ہوں۔۔

(3)وہ خبر جسے مسلسل آئمہ کرام،، حفاظ الاحادیث اور اہل اتقان نے روایت کیا ہو اور وہ غریب نہ ہو۔۔۔

مثلا::: وہ حدیث جسے امام شافعی سے امام احمد نے روایت کیا اور امام شافعی نے امام مالک سے روایت کیا،، امام شافعی سے روایت کرنے میں امام احمد کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہو،، اور امام مالک سے روایت کرنے میں امام شافعی کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہو۔۔۔۔۔

سوال::: محتف بالقرائن کا حکم لکھیں۔۔۔

جواب::: محتف بالقرائن والی خبر اس خبر سے راجح ہو گی جس میں قرائن نہیں پائے جا رہے اور اگر محتف بالقرائن کا غیر محتف بالقرائن کے ساتھ تعارض ہو جائے تو محتف بالقرائن والی حدیث مقدم ہو گی۔۔۔۔۔

((اَلمبحث الثانی))

((تقسیم الخبر المقبول الی معمول بہ و غیر معمول بہ))

سوال::: خبر مقبول کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی دو اقسام ہیں

(1)معمول بہ

(2)غیر معمول بہ

سوال::: خبر مقبول کی دو اقسام سے علوم حدیث کی کتنی اور کون سی انواع نکلتی ہیں؟؟؟

جواب::: اس سے علوم حدیث کی دو انواع نکلتی ہیں:::

(1) محکم و مختلف الحدیث

(2)ناسخ و منسوخ

((المحکم و مختلف الحدیث))

سوال::: محکم کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

لغوی تعریف:::

محکم """ اَحکم """ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اَتقن کے معنی میں ہے۔۔۔۔

اصطلاحی تعریف:::

محکم وہ حدیث مقبول ہے جو اپنے جیسی حدیث کے تعارض سے محفوظ ہو۔۔۔۔۔

اکثر احادیث اسی نوع کی ہیں اور باقی رہی بات متعارض اور مختلف احادیث کی تو احادیث کے مجموعے کے حساب سے ان کی تعداد بہت کم ہیں۔۔۔۔

سوال::: مختلف الحدیث کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

"""مختلف""" اختلاف مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اتفاق کی ضد ہے۔۔۔

مختلف الحدیث سے مراد وہ احادیث ہیں جو ہم اس تک اس حالت میں پہنچیں کہ وہ معنوی لحاظ سے ایک دوسرے کے متضاد اور الٹ تھیں۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ مقبول حدیث جو اپنے جیسی حدیث سے تعارض کرے لیکن ان کے درمیان تطبیق دینا ممکن ہو۔۔۔۔

یعنی وہ صحیح یا حسن حدیث جو ظاہری معنی میں اپنے جیسی قوی حدیث کی مخالفت کرے اور علماء کے لیے ممکن ہو کہ وہ قابل قبول شکل میں ان دونوں کے معانی کو جمع کریں((یعنی علماء کے لیے ممکن ہو کہ وہ دونوں کے درمیان تطبیق کر سکیں))۔۔۔۔۔

سوال::: مختلف الحدیث کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام مسلم نے ایک حدیث روایت کی ہے:::

لاعدوی ولا طیرۃ

ترجمہ:::

کوئی بیماری((ایک شخص سے دوسرے کی طرف)) منتقل نہیں ہوتی اور فال لینا درست نہیں۔۔۔۔

مذکورہ بالا حدیث امام بخاری کی اس حدیث کے متعارض ہے جسے انہوں نے روایت کیا ہے:::

فر من المجذوم فرارک من الأسد

ترجمہ:::

جذام والے مریض سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔۔۔

یہ دونوں احادیث ظاہری معنیٰ میں ایک دوسرے کے متضاد ہیں کیونکہ پہلی حدیث جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے اس میں بیماری کے منتقل ہونے کی نفی ہو رہی ہے جبکہ دوسری حدیث جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے اس میں بیماری کا منتقل ہونا ثابت ہو رہا ہے۔۔۔اب علماء نے ان دونوں کے درمیان کئی طریقوں سے تطبیق نکالی ہے جس میں سے ایک طریقہ مندرجہ ذیل ہے:::

ان دونوں احادیث میں تطبیق کا راستہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ بیماری دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:::""لایعدی شئ شیئا""

ترجمہ:::

کوئی چیز کسی دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی۔۔۔

بیماری کے منتقل نہ ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک دوسرا قول بھی دلالت کر رہا ہے((جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اونٹوں کو دیکھا ان میں سے ایک اونٹ کو ان سے الگ باندھا گیا تھا تو جب اس کی وجہ پوچھی تو))اعرابی کہنے لگا کہ وہ خارش زدہ اونٹ ہے اگر اسے صحیح اونٹوں کے درمیان باندھا گیا تو دوسرے اونٹ بھی خارش زدہ ہو جائیں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"""فمن آعدی الاول"""

ترجمہ::: پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی؟؟؟

یعنی اللہ پاک دوسرے اونٹ میں ابتدائی طور پر بیماری پیدا کرے گا جیسے اس نے پہلے اونٹ میں کی((مراد یہ ہے کہ جس طرح پہلا اونٹ ابتدائی طور پر بیمار ہوا تو اللہ دوسرے اونٹ کو بھی ابتدائی طور پر بیمار کرے گا ایسا ہرگز نہیں کہ پہلے اونٹ کی بیماری دوسرے میں منتقل ہو))۔۔۔۔۔

اور رہی بات جذام والے مریض سے بھاگنے کی تو یہ فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلط عقیدے کا راستہ بند کر دیا کہ اگر کوئی شخص کسی جذام والے مریض سے ملتا ہے اور من جانب اللہ اسے بھی یہ بیماری لگ جاتی ہے تو وہ کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ یہ بیماری اس مریض سے منتقل ہو کر مجھے لگی ہے تو اس وجہ سے وہ غلط عقیدے میں پڑ کر گناہگار ہو جائے گا۔۔۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو غلط عقیدے سے بچانے کے لیے یہ حکم دیا ہے تاکہ وہ غلط عقیدے کی وجہ سے گناہگار نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کوئی شخص دو متعارض مقبول احادیث پاتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟؟؟

جواب::: اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل باتوں پہ عمل کرے:::

جب ان دونوں کے درمیان تطبیق کرنا ممکن ہو تو دونوں پہ عمل کرنا واجب ہے۔۔۔۔

اور جب کسی وجہ سے تطبیق کرنا ممکن نہ ہو تو تین باتوں کا خیال رکھا جائے:::

(1) اگر ان دو احادیث میں سے کسی ایک کا ناسخ ہونا معلوم ہو جائے ہو تو اس کو مقدم کرکے اس پہ عمل کریں گے اور دوسری منسوخ حدیث کو چھوڑ دیں گے۔۔۔۔

(2) اگر کسی ایک کا ناسخ ہونا معلوم نہ ہو تو اسباب ترجیح میں سے کسی ایک سبب کے ذریعے سے ایک حدیث کو دوسری حدیث پہ ترجیح دیں گے اور جو حدیث ترجیح پا جائے گی اس پہ عمل کرلیں گے۔۔۔ اسباب ترجیح پچاس یا اس سے زیادہ ہیں۔۔۔۔

(3) اگر کوئی ایک دوسری پہ ترجیح نہ پائے تو کسی پہ عمل نہیں کریں گے جب ترجیح کا کوئی سبب ہمارے لیے ظاہر نہ ہو جائے۔۔۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: اس فن ((یعنی دو احادیث کے درمیان تطبیق دینے)) کی کیا اہمیت ہے اور اس میں کون کامل ہے ؟؟؟

جواب::: یہ علوم حدیث میں سے ایک اہم ترین فن ہے کیونکہ تمام علماء اس کی معرفت کے لیے مجبور ہیں اس میں کامل اور ماہر صرف وہ آئمہ کرام ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں اور وہ اصولیین بھی اس میں ماہر ہیں جو دقیق اور باریک معانی میں دور اندیش ہیں۔۔۔ سوائے چند ایک جگہوں کے ان علماء اور اصولیین کے لیے یہ کام مشکل نہیں ہے۔۔۔۔

سوال::: اس فن کی مشہور ترین تصانیف کا ذکر کریں۔۔۔

جواب:::

(1) اختلاف الحدیث

یہ کتاب امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ہے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس فن کے بارے میں کلام کیا اور اس کے بارے میں کوئی کتاب لکھی۔۔۔۔

(2) تأویل مختلف الحدیث

یہ کتاب ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ہے۔۔۔۔

(3) مشکل الآثار

یہ کتاب امام طحاوی ابو جعفر احمد بن سلامہ کی ہے۔۔۔

((ناسخ الحدیث و منسوخہ))

سوال::: نسخ کی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

اس کے دو معنی ہیں:::

(1)الازالۃ

یعنی کسی چیز کو زائل کر دینا یا ختم کر دینا۔۔۔

اس سی یہ بات مائخوذ ہے""نسخت الشمس الظل""سورج نے سائے کو منسوخ کر دیا یعنی اسے ختم کر دیا

(2)النقل

یعنی کسی چیز کو نقل کرنا

اسی سے یہ بات مائخوذ ہے""نسخت الکتاب""میں نے کتاب کو نقل کیا۔۔۔

توان دو معانی سے ثابت ہوا کہ ناسخ منسوخ کو ختم کر دیتا ہے یا اس کو کسی دوسرے حکم کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

شارع کا دوسرے حکم کے ذریعے پہلے حکم کو ختم کر دینا""نسخ""کہلاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: ناسخ و منسوخ کی اہمیت اور اس کی دشواری کو بیان کریں نیز اس فن کے مشہور علماء کون سے ہیں یہ بھی بتائیں۔۔۔۔

جواب::: ناسخ اور منسوخ احادیث کی معرفت ایک بہت ہی اہم اور مشکل فن ہے۔۔۔

امام زھری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں""ناسخ کو منسوخ سے پہچاننے نے علماء کو تھکا دیا اور عاجز کر دیا ہے""۔۔۔

اس فن کے مشہور ترین عالم دین امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں وہ اس فن میں پیش پیش ہیں اور ان کا اس میں بہت بڑا ہاتھ ہے۔۔۔

سوال::: جب ابن وارہ مصر سے آئے تو امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کیا فرمایا؟؟؟

جواب:: ابن وارہ جب مصر سے آئے تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا""کیا تم نے امام شافعی کی کتاب لکھی ہے""؟؟؟انہوں نے کہا""نہیں""۔۔۔تو آپ نے ارشاد فرمایا""تو نے تفریط سے کام لیا ہے کیونکہ ہمیں مجمل اور مفسر،،ناسخ و منسوخ کا علم اس وقت ہوا جب ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کی۔۔۔۔

سوال::: ناسخ اور منسوخ کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: ناسخ و منسوخ کو درج ذیل امور کے ذریعے پہچانا جاسکتا ہے:::

(1)نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تصریح فرمادیں۔۔۔جیسا کہ حضرت بریدہ کی حدیث جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ:::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا""میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکتا تھا پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں""۔۔۔۔

(2)صحابی خود تصریح فرمادیں۔۔۔۔۔۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہے""نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو امور میں سے آخری امر یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں کیا((یعنی جس چیز کو آگ نے پکایا ہو اس کے کھانے کے بعد وضو نہیں کیا))۔۔۔۔۔

(3)تاریخ کی معرفت کے ذریعے۔۔۔۔

جیسا کہ شداد بن اوس کی حدیث ہے کہ""پچھنا لگوانے والے اور لگانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے""۔۔۔۔

مندرجہ بالا حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے منسوخ ہے""نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا""۔۔۔۔۔

کیوں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث فتح مکہ کے موقع کی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حجۃ الوداع کے موقع کی ہے((اور حجۃ الوداع والا واقعہ فتح مکہ کے بعد پیش آیا لہذا معلوم ہوا کہ حضرت شداد بن اوس والی حدیث منسوخ ہے))۔۔۔۔۔۔۔

(4)اجماع کی دلالت کے ذریعے:::

جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:::

جو شراب پیے اسے کوڑے لگاؤ اور اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اسے قتل کردو۔۔۔۔۔۔۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ""اجماع اس حدیث کے منسوخ ہونے پہ دلالت کرتا ہے ""-----

ایک بات کا دھیان رکھا جائے کہ اجماع نہ منسوخ ہوتا ہے اور نہ منسوخ کرتا ہے بلکہ ناسخ پہ دلالت کرتا ہے----

سوال::: ناسخ و منسوخ کے بارے میں لکھی جانے والی مشہور ترین کتب کے نام لکھیں----

جواب:::

(1)الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار

یہ ابو محمد بن ابو موسیٰ حازمی کی کتاب ہے-----

(2)الناسخ والمنسوخ

یہ امام احمد کی کتاب ہے------

(3)تجرید الأحادیث المنسوخۃ

یہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے----

((الفصل الثالث))

((الخبر المردود))

سوال::: تیسری فصل میں کتنی ابحاث کا بیان ہے اور یہ ابحاث کس کے بارے میں ہوں گی؟؟؟

جواب::: اس فصل میں تین ابحاث کا بیان ہو گا۔۔۔

(1)پہلی بحث ""ضعیف حدیث"" کے بارے میں ہو گی۔۔۔۔

(2)دوسری بحث اس حدیث کے بارے میں ہو گی جو سند میں سے کسی روای کے ساقط ہونے کی وجہ سے مردود ہوتی ہے۔۔۔۔۔

(3)تیسری بحث میں اس حدیث کا بیان ہو گا جو راوی میں کسی طعن کی وجہ سے مردود ہوتی ہے۔۔۔۔۔

((الخبر المردود وأسباب رده))

سوال::: خبر مردود کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: خبر مردود وہ خبر ہوتی ہے جس کے مخبر کا سچ راجح نہ ہو۔۔۔۔

سوال::: کیا علماء نے خبر مردود کی تقسیم کی ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،

علماء نے خبر مردود کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے اور ان میں سے کثیر اقسام پہ کسی خاص نام کا اطلاق کیا ہے اور جن اقسام کو کوئی خاص نام نہیں دیا تو انہیں ایک خاص نام دیا گیا ہے اور وہ ہے ""ضعیف""۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: کن اسباب کی وجہ سے کوئی خبر "" مردود "" ہوتی ہے ؟؟؟

جواب::: مردود ہونے کے کئی اسباب ہیں لیکن ان میں سے دو بڑے اسباب یہ ہیں:::

(1)سند میں کسی راوی کا ساقط ہونا

(2)راوی میں طعن کا پایا جانا

((ألمبحث الأول))

((الضعیف))

سوال::: حدیث ضعیف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

ضعیف "" قوی "" کا الٹ ہے۔۔۔ ضعف حسی بھی ہوتا ہے اور معنوی بھی۔۔۔ لیکن یہاں ضعف معنوی مراد ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ حدیث جو حدیث حسن کی ایک یا ایک سے زیادہ شرائط کے نہ پائے کی وجہ سے اس کے مرتبے تک نہ پہنچ سکے۔۔۔۔

سوال::: امام بیقونی نے اپنی نظم میں ضعیف کے بارے میں جو شعر لکھا ہے اسے مع ترجمہ ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام بیقونی فرماتے ہیں:::

وکل ما عن رتبۃ الحسن قصر

فھو الضعیف وھو اقسام کثر

ترجمہ::: ہر وہ حدیث جو حسن کے رتبے سے کم ہو وہ ضعیف ہے اور اس کی کثیر اقسام ہیں۔۔۔۔

سوال::: کیا صحیح حدیث کی طرح ضعیف کے بھی مختلف مراتب ہیں؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،،

راویوں کے ضعف اور کمزوری کے اعتبار سے ضعیف حدیث کے بھی صحیح حدیث کی طرح مختلف مراتب ہیں۔۔۔۔

ان میں سے بعض ضعیف ہیں،، بعض سخت ضعیف ہیں،، بعض واھی ہیں،، بعض منکر ہیں اور ان مراتب میں سے سب سے بڑا مرتبہ موضوع کا ہے۔۔۔

سوال::: جس طرح علماء نے اصح الاسانید ذکر کی ہیں کیا ضعیف کی بحث میں بھی علماء نے أوھی الأسانید ذکر کی ہیں؟؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،،

علماء نے أصح الاسانید کی طرح أوھی الأسانید بھی ذکر کی ہیں۔۔۔۔

امام حاکم نے بعض صحابہ،، بعض جہات اور بعض شہروں کی طرف نسبت کر کے أوھی الأسانید کا ایک بڑا مجموعہ ذکر کیا ہے۔۔۔چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:::

(1)حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ضعیف ترین سند یہ ہے:::

""صدقة بن موسیٰ الدقیقی عن فرقد السبخی عن مرة الطیب عن أبی بکر""۔۔۔۔۔۔

(2)شامیوں کی اسناد میں سے ضعیف ترین سند یہ ہے:::

""محمد بن قیس المصلوب عن عبیداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن أبی أمامة""۔۔۔۔۔

(3)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ضعیف ترین سند یہ ہے:::

السدی الصغیر محمد بن مروان عن الکلبی عن أبی صالح عن ابنِ عباس""۔۔۔۔۔۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:::

یہ سونے کی زنجیر نہیں ہے بلکہ جھوٹ کی کڑی ہے۔۔۔۔

سوال::: ضعیف حدیث کی کوئی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حکیم أثرم کے طریقے سے روایت کرتے ہیں،، حکیم أثرم نے ابی تمیمہ الہجیمی سے روایت کیا ہے،، ابی تمیمہ الہجیمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے،،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"" جو حیض والی عورت کے پاس آیا یا عورت کی دبر سے آیا، یا کاھن کے پاس گیا تو تحقیق اس نے اس چیز کا انکار کر دیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نازل کی گئ""۔۔۔۔۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"" کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے ذریعے جانتے ہیں"" پھر فرماتے ہیں"" امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس کی سند کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے""۔۔۔۔

میں کہتا ہوں کہ حکیم اَثرم کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ علماء نے حکیم اَثرم کو ضعیف قرار دیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ تقریب التھذیب میں فرماتے ہیں"" اس میں ضعف ہے""۔۔۔۔۔

سوال::: ضعیف حدیث کو روایت کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: محدثین اور دیگر علماء کے نزدیک ضعیف احادیث اور وہ احادیث جن کی سند میں تساہل ہے ان کو ان کا ضعف بیان کیے بغیر دو شرطوں کے ساتھ روایت کرنا جائز ہے بخلاف موضوع احادیث کے کیونکہ اسے اس کا ضعف بیان کیے بغیر روایت کرنا جائز نہیں ہے۔۔۔

ضعیف حدیث کو روایت کرنے کی دو شرائط یہ ہیں:::

(1) اس کا تعلق عقائد سے نہ ہو مثلا::: صفات باری تعالیٰ۔۔۔

(2) اس میں حلال و حرام سے متعلق شرعی احکام نہ ہوں۔۔۔۔

یعنی تقاریر،، ترغیب وترھیب،، واقعات اور اس جیسے دیگر مقامات پہ ضعیف احادیث کو روایت کرنا جائز ہے۔۔اور جن علماء سے ضعیف حدیث کو بیان کرنے تساہل منقول ہے وہ سفیان ثوری،، عبد الرحمن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل ہیں۔۔۔

سوال::: اگر کوئی شخص ضعیف حدیث کو بغیر سند کے ذکر کرے تو کیا وہ یوں کہ سکتا ہے "" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ""؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،

وہ ایسا نہیں کہ سکتا بلکہ اسے کہنا چاہیے "" روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا""،، یا یوں کہے "" بلغنا عنہ کذا"" الغرض یقین والے صیغے ذکر نہ کرے۔۔۔۔۔۔

سوال::: ضعیف حدیث پہ عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ضعیف حدیث پہ عمل کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔۔۔۔

جمہور علماء کا یہ مؤقف ہے کہ فضائل میں ضعیف پہ عمل کرنا مستحب ہے لیکن اس کے ساتھ تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:::

(1) ضعف شدید نہ ہو۔۔۔۔

(2) وہ حدیث ایسے اصول و قواعد پہ اترتی ہو جن پہ عمل کیا جاتا ہے۔۔۔۔

(3) عمل کرتے ہوئے اس کے ثبوت کا اعتقاد نہیں ہونا چاہیے بلکہ احتیاط کا اعتقاد ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

سوال::: کن کتب میں ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں ؟؟؟

جواب::: دو طرح کی کتب میں ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں:::

(1) وہ کتب جو ضعیف احادیث کے بارے میں لکھی گئی ہوں مثلا:::

"""الضعفاء""" یہ ابن حبان کی کتاب ہے۔۔۔۔

"""میزان الاعتدال""" یہ امام ذھبی کی کتاب ہے۔۔۔

انہوں نے اپنی کتب میں ان احادیث کو بطور امثلہ ذکر کیا ہے جو ضعیف راویوں کی وجہ سے ضعیف ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔۔

(2) وہ کتب جو ضعیف کی کسی خاص قسم مثلا مرسل،، معلل اور مدرج وغیرہ کے بارے میں لکھی گئیں۔۔۔

مثلا:::

کتاب المراسیل::: یہ کتاب ابو داؤد نے لکھی ہے۔۔۔۔

کتاب العلل::: یہ کتاب امام دار قطنی نے لکھی ہے۔۔۔۔

((ألمبحث الثانی))

((المردود بسبب سقط من الاسناد))

سوال::: اسناد میں سقوط سے کیا مراد ہے ؟؟؟

جواب::: اُسناد میں سقط سے مراد ہے کہ سند کے شروع سے یا آخر سے یا درمیان سے ایک یا ایک سے زائد راویوں کے سقوط کے ذریعے سند کا سلسلہ منقطع ہو جائے،، برابر ہے ان راویوں کو ارادۃ حذف کیا گیا ہو یا بغیر ارادہ کے،، اور برابر ہے یہ سقوط ظاہری ہو یا خفی۔۔۔۔

سوال::: سقوط کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب:::

سقوط کی دو اقسام ہیں:::

(1) سقوط ظاہری

(2) سقوط خفی

سوال::: سقوطِ ظاہری کے بارے بیان کریں۔۔۔

جواب::: سقوط ظاہری کو آئمہ احادیث اور ان کے علاوہ لوگ جو اس علم کو حاصل کرنے میں مشغول ہیں سب پہچان لیتے ہیں اور یہ سقوط راوی اور شیخ کے درمیان ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے یعنی یا تو راوی نے اس شیخ کا زمانہ نہیں پایا ہو گا یا زمانہ تو پایا ہے لیکن وہ اکٹھے نہیں ہوئے اور نہ ہی شیخ کی طرف سے راوی کو روایت کرنے کی اجازت ملی ہے۔۔۔۔

اسی وجہ سے اسانید میں بحث کرنے والا تاریخ کی معرفت کا محتاج ہوتا ہے کیونکہ علم تاریخ ان کے وقت ولادت،،وقت وفات،، علم طلب کرنے کے اوقات وغیرہ کو شامل ہوتا ہے اس لیے اسناد میں بحث کرنے والا تاریخ کا محتاج ہوتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: سقوط ظاہری کے علماء نے کتنے اور کون سے نام بیان کیے ہیں؟؟؟

جواب::: علماء نے سقوطِ ظاہری کے چار نام بیان کیے ہیں:::

(1)معلق (2)مرسل

(3)معضل (4)منقطع

سوال::: سقوطِ خفی کو کون پہچان سکتا ہے؟؟؟نیز اس کے نام بیان کریں۔۔۔

جواب::: سقوط خفی کو وہ ماہر آئمہ کرام پہچان سکتے ہیں جو احادیث کے طرق اور اسناد کی علتوں پہ گہری نظر رکھتے ہیں۔۔۔

اس کے دو نام ہیں:::

(1)المدلس (2)المرسل الخفی

((المعلق))

سوال::: معلق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

معلق ""علق الشئی بالشئی"" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے یعنی ایک چیز کا دوسری کے ساتھ رشتہ جوڑنا،، اسے مربوط کرنا اور اسے معلق بنا دینا۔۔۔

اس سند کو "" معلق "" کہنے کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ اوپر والی جہت کے ساتھ ملی ہوتی ہے اور نیچے والی جہت سے جدا ہوتی ہے گویا کہ ایسے ہو گئی جیسے کوئی چیز چھت کے ساتھ لٹکائی گئی ہو۔۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ سند جس کے شروع سے ایک یا ایک سے زائد راوی مسلسل حذف ہوں۔۔۔

سوال::: معلق کی صورتیں بیان کریں۔۔۔

جواب:::

(1) مکمل سند حذف کر کے کہ دیا جائے "" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ""۔۔۔

(2) صحابی کے علاوہ یا تابعی اور صحابی کے علاوہ مکمل سند حذف کر دی جائے۔۔۔۔

سوال::: معلق کی مثال دیں۔۔۔

جواب::: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "" باب مایذکر فی الفخذ "" کے مقدمے میں ایک حدیث یوں روایت کرتے ہیں:::

وقال ابو موسیٰ ""غطی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکبتیہ حین دخل عثمان ""

ترجمہ::: حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھٹنوں کو ڈھانپ لیا۔۔۔

یہ حدیث معلق ہے کیونکہ امام بخاری نے سوائے صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بقیہ ساری سند حذف کر دی ہے۔۔۔

سوال::: معلق کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: معلق حدیث ""مردود"" ہوتی ہے کیونکہ حدیث مقبول کی شرط ""اتصال سند"" نہیں پائی جارہی کیونکہ جو راوی حذف کیے گئے ہیں ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ کیسے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: صحیحین کی معلقات کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: معلق کے مردود ہونے کا حکم اس معلق کے لیے ہے جو مطلقا ہے لیکن اگر کوئی معلق حدیث ایسی کتاب میں پائی گئی جس میں صحیح احادیث کا التزام کیا گیا ہے تو اس کا حکم درج ذیل ہے:::

(1) اگر وہ حدیث جزم والے صیغے "" قال،، ذکر،، حکی "" کے ساتھ مروی ہو تو اس پہ صحیح کا حکم لگا دیا جائے گا۔۔۔

(2)اور اگر وہ حدیث جزم کے صیغے کے ساتھ روایت نہیں ہوئی تو صحیح کا حکم نہیں لگایا جائے گا کیونکہ پھر اس میں صحیح،، حسن اور ضعیف ہر طرح کی حدیث ہو سکتی ہے لیکن کوئی شدید ضعیف نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ایسی کتاب میں ہے جسے صحیح کا نام دیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: مدلس کی روایت کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب::: علماء نے مدلس کی روایت قبول کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے،، اور اس حوالے سے کئی اقوال منقول ہیں ان میں سے دو مشہور قول یہ ہیں:::

(الف) مدلس کی روایت مطلقا رد کر دی جائے گی اگرچہ وہ سماع کی وضاحت کر دے،، کیونکہ تدلیس کرنے نے اس راوی کو ضعیف کر دیا ہے۔۔((لیکن یہ قول غیر معتمد ہے))۔۔۔۔

(ب) دوسرے قول کی دو صورتیں ہیں:::

(1) اگر مدلس سماع کی صراحت کر دے مثلاً سمعت یا حدثنا وغیرہ کہ دے تو اس کی روایت کو قبول کر لیا جائے گا۔۔۔۔

(2) اگر وہ سماع کی صراحت نہ کرے تو اس کی روایت مقبول نہیں ہو گی یعنی اگر وہ""" عن "" یا اس جیسے دیگر الفاظ سے روایت کرے تو اس کی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: تدلیس کو کیسے پہچانا جاتا ہے ؟؟؟

جواب::: دو طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے تدلیس کو پہچانا جا سکتا ہے:::

(1) تدلیس کرنے والے کا خود اس بات کی خبر دینا جیسا کہ ابن عینیہ نے خود اپنے تدلیس کرنے کے بارے میں خبر دی۔۔۔

(2) اس فن کی معرفت رکھنے والے کسی ماہر عالم کا اس پر نص بیان کرنا کہ اس حدیث میں تدلیس کی گئی ہے۔۔۔

ان دو طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے ذریعے تدلیس کو پہچانا جا سکتا ہے۔۔۔۔

سوال::: تدلیس اور مدلسین ((یعنی تدلیس کرنے والوں)) کے بارے میں لکھی گئی چند ایک مشہور کتب کے نام ذکر کریں۔۔۔

جواب::: تدلیس اور مدلسین کے بارے کئی کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:::

(الف) خطیب بغدادی کی اس حوالے سے تین کتب ہیں ایک مدلسین کے ناموں کے بارے لکھی گئی ہے جس کا نام ہے """ التبیین لأسماء المدلسین """ اور دوسری دو کتب تدلیس کی انواع میں سے ایک نوع کے بارے میں ہیں۔۔

(ب) التبیین لأسماء المدلسین

یہ کتاب برھان الدین بن حلبی کی ہے۔۔۔

(ج) تعریف أھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس:::

یہ کتاب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مرسل """ارسال""" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور چھوڑ دینے کے معنی میں ہے گویا کہ مرسل سند کو چھوڑ دیتا ہے اسے ملا کر بیان نہیں کرتا،، خفی ظاہر کی ضد ہے کیونکہ ارسال کی یہ قسم ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بحث اور تحقیق کے بعد اسے جانا جاتا ہے۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

راوی اس شیخ سے روایت کرے جس سے اس نے ملاقات کی ہو،، یا اس کا ہم عصر ہو لیکن وہ حدیث اس سے نہ سنی ہو اور اسے ایسے لفظ کے ساتھ بیان کرے جس سے سماع کا احتمال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ """ قال"""۔۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کی مثال ذکر کریں۔۔۔

جواب::: ابن ماجہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں،، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عقبہ بن عامر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ """اسلام کے چوکیداروں کی حفاظت یا پہرے داری کرنے والے پہ اللہ رحم کرے"""۔۔۔۔۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کی حضرت عقبہ بن عامر سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن پھر بھی ان سے روایت کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کو کس طرح پہچانا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: مرسل خفی کو مندرجہ ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے پہچانا جاتا ہے:::

(1) آئمہ کرام کا نص کرنا کہ یہ راوی جس شیخ سے روایت کر رہا ہے اس سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی،، یا اس نے اس شیخ سے مطلقا سماع نہیں کیا۔۔۔

(2)راوی کا خود بتادینا کہ جس میں روایت کر رہا ہوں میں نے اس سے ملاقات نہیں کی یا اس سے سماع نہیں کیا۔۔۔۔

(3) یہی حدیث کسی دوسری سند سے مروی میں ہو جس میں اس راوی اور جس شیخ سے نہیں سنا لیکن اس سے روایت کیا ان دونوں کے درمیان کسی اور راوی کی زیادتی ہو۔۔۔۔

اس تیسرے امر میں علماء کا اختلاف ہے کیونکہ اس کا بعض اوقات """المزید فی متصل الاسانید""" سے تعلق ہو جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: یہ ضعیف ہے کیونکہ یہ منقطع کی ایک قسم ہے،، تو جب اس کا انقطاع ظاہر ہو گیا تو اس کا حکم بھی منقطع کے حکم کی طرح ہو جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: مرسل خفی کے بارے میں لکھی گئی کسی مشہور کتاب کا نام لکھیں۔۔۔

جواب:::

کتاب التفصیل لمبہم المراسیل

یہ کتاب خطیب بغدادی نے لکھی ہے۔۔۔۔۔

((المعنعن والمؤنن))

سوال::: معنعن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

معنعن ""عنعن "" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے ""اس نے عن،، عن کہا""۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

راوی کا یہ کہنا ""فلان عن فلان ""۔۔۔۔۔

سوال::: معنعن کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام ابن ماجہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے بتایا،، عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں ہمیں معاویہ بن ھشام نے بتایا،، معاویہ بن ھشام کہتے ہیں ہمیں سفیان نے بتایا،، سفیان نے اسامہ بن زید سے روایت کیا،، اسامہ بن زید نے عثمان بن عروہ سے روایت کیا،، عثمان بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا،، عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا،، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"" بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب رحمت بھیجتے ہیں اور دعا کرتے ہیں""۔۔۔۔

اس حدیث کی سند میں سفیان سے لے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے ""عن"" سے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: معنعن ""متصل"" کی قسم ہے یا ""منقطع"" کی؟؟؟

جواب::: اس کے بارے میں علماء کے دو اقوال ہیں:::

(1) جب تک اس کا اتصال واضح نہ ہو جائے تب تک اس کو منقطع کہا جائے گا۔۔۔۔

(2) جمہور محدثین،، فقہاء اور اصولیین فرماتے ہیں کہ اگر چند شروط پائی جائیں تو اس کو متصل مان لیا جائے گا،، اب ان شروط میں سے دو شروط ایسی ہیں جن پر علماء کا اتفاق ہے جبکہ بقیہ شرائط میں اختلاف ہے۔۔۔

وہ دو شرطیں جن پر اتفاق ہے اور امام مسلم نے ان پر اکتفاء کیا ہے وہ یہ ہیں:::

(1) معنعن ((یعنی عن عن سے روایت کرنے والا)) مدلس نہ ہو۔۔۔۔

(2) بعض کی بعض سے ملاقات ممکن ہو یعنی وہ راوی جو عن عن سے روایت کر رہا ہے اس کی ملاقات اس سے ممکن ہو جس سے وہ عن عن سے بیان کر رہا ہے۔۔۔

بقیہ تین شرائط جن میں اختلاف ہے مندرجہ ذیل ہیں:::

(1)راوی اور مروی عنہ کی ملاقات ثابت ہو۔۔۔یہ قول امام بخاری،، ابن مدینی اور دیگر محققین کا ہے۔۔۔

(2)راوی جس سے عن عن سے روایت کر رہا ہے اس کی کافی عرصہ صحبت اختیار کی ہو۔۔۔۔۔یہ قول ابو مظفر سمعانی کا ہے۔۔۔۔

(3)وہ اس سے روایت کرنے میں معروف ہو یعنی جو راوی جس شیخ سے عن عن سے روایت کر رہا ہے اس شیخ سے روایت کرنے میں مشہور ہو۔۔۔۔

سوال::: مؤنن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مؤنن"" أنن((باب تفعیل))""سے اسم مفعول کا صیغہ ہے،،اس کا مطلب ہے""اس نے أن أن کہا ""۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

راوی کا یہ کہنا""حدثنا فلان أن فلانا قال""۔۔۔۔۔

سوال::: مؤنن کا حکم لکھیں۔۔۔۔

جواب::: اس کے بارے دو اقوال ہیں:::

(1) امام احمد اور ایک دوسری جماعت کا یہ قول ہے کہ جب تک اس کا اتصال واضح نہ ہو جائے تب تک یہ منقطع ہے۔۔۔۔۔

(2) جمہور علماء فرماتے ہیں::: "" أن ""یعنی حدیث مؤنن "" عن ""یعنی معنعن کی طرح ہے،، اگر اس میں معنعن والی شرائط پائی جائیں تو اس کو سماع پر محمول کیا جائے گا۔۔۔۔

((ألمبحث الثالث))

((المردود بسبب طعن فی الروای))

سوال::: راوی میں طعن سے کیا مراد ہے ؟؟؟

جواب::: راوی میں طعن سے مراد ہے ""اس کو زبان سے زخم لگانا""،، اس کی عدالت اور دین کے حوالے سے گفتگو کرنا اور اسی طرح اس کے ضبط،، حفظ اور بیدار مغزی کے پہلوؤں پہ گفتگو کرنا۔۔۔۔

سوال::: راوی میں طعن کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں ؟؟؟

جواب::: راوی میں طعن کے دس اسباب ہیں،، جن میں سے پانچ کا تعلق عدالت سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط سے ہے۔۔۔

عدالت کے بارے میں طعن کے پانچ اسباب درج ذیل ہیں:::

(1) جھوٹ

(2) جھوٹ کی تہمت

(3)فسق

(4)بدعت

(5)جہالت

پانچ چیزیں جن کا تعلق ضبط سے ہے وہ یہ ہیں:::

(1) فحش غلطیاں کرنا یعنی نہ کرنے والی غلطیاں کرنا

(2)حافظہ کمزور ہونا

(3)روایت کرنے میں غفلت سے کام لینا

(4)بہت زیادہ وہم کرنا

(5)ثقہ راویوں کی مخالفت کرنا

((الموضوع))

سوال::: راوی میں طعن کا کون سا سبب پایا جائے تو اس کی حدیث موضوع ہوتی ہے ؟؟؟

جواب::: جب طعن کا سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنا ہو تب اس کی حدیث موضوع ہوتی ہے۔۔۔۔

سوال::: موضوع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

موضوع ""وضع الشئ"" سے ماخوذ ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ہے یعنی اس نے اسے گرادیا،، اور موضوع حدیث کو موضوع اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنے مرتبے سے گر جاتی ہے۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ جس کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی گئی ہو۔۔۔۔۔

سوال::: موضوع کا مرتبہ کیا ہے ؟؟؟

جواب::: یہ ضعیف روایات میں سے سب سے بری اور قبیح قسم ہے۔۔۔ بعض علماء موضوع کو ایک علیحدہ قسم شمار کرتے ہیں اس کو ضعیف احادیث کی انواع میں شمار نہیں کرتے۔۔۔۔

سوال::: موضوع حدیث کو روایت کرنے کا کیا حکم ہے ؟؟؟

جواب::: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ موضوع حدیث کو بیان کرنا بلکل بھی جائز نہیں ہے کیونکہ امام مسلم کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ""جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے پس وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے ""۔۔۔۔۔

لیکن موضوع روایت کے موضوع ہونے کو بیان کرنے کے لیے اس کو ذکر کرنا جائز ہے۔۔۔۔

سوال::: حدیث گھڑنے میں وضاعین ((یعنی حدیث گھڑنے والوں)) کا کیا طریقہ ہے ؟؟؟

جواب::: کبھی واضع یعنی گھڑنے والا اپنی طرف سے کلام بناتا ہے،، پھر اس کی سند بنا کر اس کو روایت کر دیتا ہے۔۔۔

کبھی کسی حکیم یا دانشور کے قول کو لے کر اس کی سند بنا کر ذکر کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: موضوع حدیث کو کیسے پہچانا جاتا ہے ؟؟؟

جواب::: موضوع حدیث درج ذیل چار امور میں سے کسی ایک کے ذریعے پہچانی جاسکتی ہے:::

(1)واضع کا اقرار کرنا

جیسا کہ ابی عصمہ نوح بن ابی مریم نے اقرار کیا تھا کہ اس نے قرآن پاک کی ہر ہر سورت کی فضیلت کو گھڑ کر حضرت ابن عباس کے حوالے سے بیان کیا ہے۔۔۔۔۔

(2)واضع کا ایسی بات کرنا جو اقرار کے قائم مقام ہے

جیسا کہ وہ کسی شیخ سے روایت کرے اور اس سے شیخ کی تاریخ وفات کے بارے پوچھا جائے تو وہ ایسی تاریخ ذکر کرے جو اس راوی کی پیدائش سے پہلے کی ہو ((مثلاً راوی سے شیخ کی تاریخ وفات کے بارے پوچھا گیا تو اس نے کہا 2002ء،، حالانکہ راوی خود 2003ء میں پیدا ہوا ہے اور وہ شیخ جس سے روایت کر رہا ہے اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو چکا ہے)) اور وہ حدیث صرف اسی سے مروی ہو،، تو ان باتوں سے جان لیا جائے گا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔۔۔۔۔

(3)راوی میں کسی قرینے کا پایا جانا

مثلا راوی ""رافضی"" ہے اور وہ اہل بیت کے فضائل بیان کر رہا ہے تو جان لیا جائے گا کہ یہ بات موضوع ہے۔۔۔۔۔۔

(4)حدیث میں کوئی قرینہ پایا جائے

مثلا الفاظ بدمزہ ہوں یا یا عقل سلیم اور قرآن پاک کے خلاف ہوں۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: حدیث گھڑنے کے اسباب اور گھڑنے والوں کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں تفصیل سے بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: ان کے چھ اسباب اور اقسام ہیں:::

(1)اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے

ایسی احادیث گھڑنا جس سے لوگوں کو نیکی کرنے کے لیے ترغیب دلائیں یا ایسی احادیث گھڑنا جو لوگوں کو گناہ کے کام کرنے سے روکیں۔۔۔

ان گھڑنے والوں کو زہد اور صلاح کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور یہ سب سے برے گھڑنے والے ہیں کیونکہ لوگ ان پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی احادیث قبول کر لیتے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک میسرہ بن عبد ربہ ہے،،ابن حبان نے ضعفاء میں ابن مہدی سے روایت کیا ہے ابن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے میسرہ بن عبد ربہ سے کہا یہ احادیث تم کہاں سے لائے ہو کہ جو یہ پڑھے گا اس کو اتنا ثواب ملے گا؟؟؟تو اس نے کہا میں نے ان احادیث کو گھڑا تا کہ لوگوں کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دلاؤں۔۔۔۔۔۔۔

(2) اپنے مذہب کی مدد کرنے کے لیے

خارجی اور شیعہ جیسے سیاسی فرقوں نے ایسی احادیث گھڑ لیں جس سے ان کے فرقوں کو تقویت ملے جیسا کہ شیعوں کا یہ حدیث گھڑنا"" مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم انسانوں میں سے سب سے بہتر ہیں جو اس بات میں شک کرے وہ کافر ہے ""۔۔۔۔۔

(3) اسلام میں طعن کرنے کے لیے

زندیقوں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کھلم کھلا اسلام کے خلاف مکر و فریب کر سکیں تو انہوں نے پھر اس خبیث راستے کو چن لیا،، تو انہوں نے اسلام کی شکل بگاڑنے کے لیے اور اس میں طعن کرنے کے لیے احادیث گھڑنا شروع کر دیں۔۔۔۔

ان میں سے محمد بن سعید شامی بھی ہے جسے سولی پہ لٹکا دیا گیا تھا،، اس نے حمید سے روایت کیا،، حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذاللہ یوں ارشاد فرمایا "" میں آخری نبی ہوں میری بعد کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ اللہ پاک چاہے ""۔۔۔۔

لیکن الحمدللہ عزوجل محدثین نے ان منگھڑت احادیث کو واضح کر دیا۔۔۔۔۔

(4) حکمرانوں کا قرب پانے کے لیے

بعض کمزور ایمان والوں نے حکمرانوں کے قریب ہونے کے لیے احادیث گھڑ لیں جو حکمرانوں کی عیاشیوں کے ساتھ مناسبت رکھتی تھیں۔۔۔

مثلاً غیاث بن ابراہیم کا قصہ کہ وہ خلیفہ مہدی کے پاس آیا اور اس وقت خلیفہ کبوتر کے ساتھ کھیل رہا تھا تو غیاث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اپنی سند بیان کی اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"""لا سبق الا فی نصل أو خف أو حافر أو جناح"" یہ آخری کلمہ "" أو جناح"" غیاث نے خلیفہ مہدی کی خوشنودی کے لیے اپنی طرف سے گھڑا،، لیکن خلیفہ کو پتا چل گیا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ کلمہ ساتھ لگایا ہے تو اس نے کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا اور کہا"" میں نے اسے اس زیادتی پہ ابھارا ہے ""۔۔۔۔۔

(5) کمائی اور رزق حاصل کرنے کے لیے

جیسا کہ بعض خطیب حضرات لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے نت نئے قصے گھڑ کر سناتے رہتے ہیں تاکہ لوگ ان کو پیسے دیں۔۔۔ ایسے لوگوں میں سے ایک ابو سعید مدائنی ہے۔۔۔۔۔۔

(6) شہرت حاصل کرنے کے لیے

عجیب وغریب احادیث بیان کرنا جو کہ کسی محدث کے پاس نہ پائی جائیں۔۔۔

یہ لوگ سند کو الٹ پلٹ کر کے اس کو عجیب وغریب بنا دیتے ہیں تاکہ لوگ اس کو سننے کے لیے رغبت اختیار کریں۔۔۔ جیسا کہ ابن ابی دحیہ اور حماد نصیبی تھے۔۔۔۔

سوال::: احادیث گھڑنے میں کرامیہ کا کیا مذہب ہے ؟؟؟

جواب::: بدعتی فرقوں میں سے کرامیہ نامی ایک فرقے نے ترغیب وترھیب کے لیے احادیث کے گھڑنے کو جائز قرار دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث """من کذب علی متعمدا"""

میں ""لیضل الناس""کا اضافہ کر کے اس سے استدلال کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث ان زائد الفاظ "" لیضل الناس"" کے ساتھ کسی بھی محدث یا حافظ الحدیث سے ثابت نہیں۔۔۔

بعض کرامیہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جھوٹ بولتے ہیں ان پر جھوٹ نہیں بولتے حالانکہ یہ ایک بیوقوفانہ اور جاہلانہ استدلال ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ان جھوٹوں کا محتاج نہیں ہے۔۔۔۔۔

اور یہ بات اجماع مسلمین کے خلاف ہے حتی کہ شیخ ابو محمد جوینی نے حدیث گھڑنے والے پہ کفر کا فتویٰ لگادیاہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا بعض مفسرین نے موضوع احادیث کو ذکر کرنے میں خطاء کی ہے ؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،

بعض مفسرین نے اپنی تفاسیر میں موضوع احادیث کے موضوع ہونے کو ذکر کیے بغیر بیان کرنے کی غلطی کی ہے،، خاص کر وہ احادیث جو قرآن کریم کی ہر سورت کی فضیلت میں ابی بن کعب سے مروی ہیں۔۔۔

ان مفسرین کے نام یہ ہیں:::

الثعلبی،، الواحدی،، الزمخشری،، البیضاوی،، الشوکانی

سوال::: موضوع احادیث کے بارے میں لکھی گئی مشہور ترین کتب کے نام لکھیں۔۔۔

جواب:::

(1) کتاب الموضوعات

یہ ابن جوزی کی کتاب ہے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس فن میں کتاب لکھی ہے لیکن یہ احادیث پر موضوع ہونے کا حکم لگانے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اس لیے علماء نے اس پر تنقید کی ہے۔۔۔۔

(2) اللآلئ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ

یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے،، یہ امام ابن جوزی کی کتاب کا خلاصہ بھی ہے اور اس میں امام ابن جوزی کی کتاب کا تعاقب بھی کیا گیا ہے اور وہ موضوع احادیث ذکر کی گئی ہیں جو ابن جوزی سے رہ گئی تھیں۔۔۔۔

(3) تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاحادیث الشنیعۃ الموضوعۃ

یہ ابن عراقی کنانی کی کتاب ہے،، یہ مذکورہ دونوں کتب کی تلخیص ہے اور جامع اور مفید کتاب ہے۔۔۔۔

((المتروک))

سوال::: راوی میں طعن کا کون سا سبب ہو گا تو اس کی حدیث متروک کہلائے گی؟؟؟

جواب::: اگر راوی پہ جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہو تو اس کی حدیث متروک کہلائے گی۔۔۔۔۔

سوال::: متروک کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

متروک ""ترک"" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے،، جب کسی انڈے سے بچہ نکل جائے تو عرب لوگ اسے ""تریکہ ""کا نام دیتے ہیں یعنی اب اس انڈے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

متروک وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند میں ایسا راوی پایا جائے جو متہم بالکذب ہو یعنی اس پہ جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہو۔۔۔۔۔۔

سوال::: راوی پر جھوٹ کی تہمت کے کیا اسباب ہیں؟؟؟

جواب::: دو امور میں سے کسی ایک امر کے ذریعے راوی پہ جھوٹ کی تہمت لگائی جاتی ہے:::

(1) وہ حدیث صرف اسی راوی سے روایت ہو اس کے علاوہ کسی سے نہ ہو اور وہ حدیث قواعد معلومہ کے خلاف ہو۔۔۔۔۔۔

(2) وہ عام طور پر کلام کرنے میں جھوٹا مشہور ہو لیکن حدیث میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو۔۔۔۔۔۔

سوال::: متروک کی کوئی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: عمرو بن شمر جعفی کوفی جو کہ شیعہ ہے وہ جابر سے روایت کرتا ہے،، جابر نے ابو طفیل سے روایت کی ہے،، ابو طفیل نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے کہ یہ دونوں اصحاب فرماتے ہیں"" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے،، عرفہ کے دن صبح کی نماز سے تکبیر پڑھنا شروع کر دیتے اور ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز پہ ختم کر دیتے""۔۔۔۔

امام نسائی اور دار قطنی وغیرہ عمرو بن شمر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث تھا۔۔۔۔۔

سوال::: متروک حدیث کا رتبہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: ضعیف حدیث کی سب سے بری قسم موضوع ہے،، پھر متروک،، پھر منکر،، پھر معلل،، پھر مدرج،، پھر مقلوب اور پھر مضطرب ہے۔۔۔۔۔

حافظ ابن حجر نے ان کو اسی طرح مرتب کیا ہے۔۔۔۔

((المنکر))

سوال::: راوی میں طعن کا کون سا سبب پایا جائے تو اس کی حدیث منکر ہو گی؟؟؟

جواب::: راوی اگر فحش غلطیاں کرتا ہو،، کثرت سے غفلت برتتا ہو اور فاسق ہو تو اس کی حدیث منکر کہلائے گی۔۔۔۔۔

سوال::: منکر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

منکر """ انکار """ مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اقرار کی ضد ہے۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

علماء نے منکر حدیث کی کئی تعریفات ذکر کی ہیں جن میں سے دو مشہور تعریفات یہ ہیں:::

(1) وہ حدیث جس کی سند میں فحش غلطیاں کرنے والا،، کثرت سے غفلت برتنے والا اور فاسق راوی موجود ہو۔۔۔۔

اس تعریف کو حافظ ابن حجر نے ذکر کر کے کسی اور کی جانب منسوب کر دیا ہے۔۔۔۔

بیقونی نے اپنی منظوم میں اسی تعریف کو اشعار کی صورت میں ذکر کیا ہے،، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:::

ومنکر الفرد بہ راو غدا

تعدیلہ لایحتمل التفردا

(2) منکر کی دوسری تعریف یہ ہے کہ وہ حدیث جسے ضعیف راوی روایت کرے اس حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے جسے ثقہ راوی نے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔

یہ تعریف حافظ ابن حجر نے ذکر کی ہے اور ضعیف کا ثقہ راوی کی مخالفت کرنے کی قید لگا کر پہلی تعریف پہ کچھ اضافہ کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: منکر اور شاذ کے درمیان کیا فرق ہے؟؟؟

جواب::: شاذ وہ روایت ہے جسے ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کرے۔۔۔

منکر وہ روایت ہوتی ہے جسے ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرتے ہوئے ذکر کرے۔۔۔۔

منکر اور شاذ دونوں مخالفت کرنے میں مشترک ہیں لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ شاذ میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہے جبکہ منکر میں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرتا ہے۔۔۔

سوال::: منکر اور شاذ کو برابر قرار دینے والے کے بارے میں حافظ ابن حجر کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:::

جس نے ان دونوں کو برابر قرار دیا اس نے غفلت سے کام لیا۔۔۔۔

سوال::: منکر کی کوئی مثال ذکر کریں۔۔۔

جواب::: پیچھے منکر کی دو تعریفات ذکر کی گئی تھیں اب ان دونوں کی الگ الگ امثلہ درج ذیل ہیں:::

((پہلی تعریف کی مثال))

نسائی اور ابن ماجہ نے ابوزکیر یحیٰی بن محمد بن قیس سے روایت کیا،، ابوزکیر نے ھشام بن عروہ سے روایت کیا،، ھشام نے اپنے والد عروہ سے روایت کیا،، عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا""کچی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ کھاؤ،، بے شک بنی آدم جب اسے کھالیتا ہے تو شیطان غضبناک ہو جاتا ہے""۔۔۔۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ ابو زکیر نے اسے تنہا ذکر کیا ہے اور وہ صالح شیخ ہے،، امام مسلم نے اس کی روایت کو متابعات میں ذکر کیا ہے لیکن یہ راوی اس درجے کا نہیں کہ اس اکیلے کی حدیث کو مقبول سمجھا جائے۔۔۔۔

((دوسری تعریف کی مثال))

ابن حاتم نے حبیب بن حبیب زیات کے طریق سے روایت کیا،، حبیب نے ابو اسحاق سے روایت کیا،، ابو اسحاق نے عیزار سے،، عیزار نے حریث سے،، حریث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا"" جس نے نماز قائم کی،، اور زکوۃ ادا کی،، اور بیت اللہ کا حج کیا،، اور روزہ رکھا،، اور مہمان کی مہمان نوازی کی تو وہ جنت میں داخل ہوگا""۔۔۔۔۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے کیونکہ حبیب زیات کے علاوہ جو ثقہ راوی ہیں انہوں نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے موقوفا ذکر کیا ہے لیکن حبیب زیات مرفوعا روایت کر رہا ہے لہذا یہ حدیث منکر ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: منکر کا مرتبہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: منکر کی دونوں تعریفات سے واضح ہو گیا ہے کہ یہ بہت زیادہ ضعیف ہے،، کیونکہ یا تو اسے فحش غلطیاں کرنے والا غفلت برتنے والا اور فاسق راوی روایت کرے گا یا ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرتے

ہوئے روایت کرے گا اور ان دونوں اقسام میں شدید ضعف پایا جاتا ہے،، اور متروک کی بحث میں گزر چکا ہے کہ شدت ضعف میں متروک کے بعد منکر کا مرتبہ ہے۔۔۔۔

((المعروف))

سوال::: معروف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

معروف """عرف"""مصدر سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ حدیث جسے ثقہ راوی ضعیف راوی کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کرے۔۔۔

اس معنی میں یہ تعریف منکر کی اس تعریف کے مقابل اور برعکس ہے جس پر حافظ ابن حجر نے اعتماد کیا ہے۔۔۔۔

سوال::: معروف کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: منکر کی دوسری تعریف کی جو مثال ذکر کی گئی اسے اگر الٹ کر کے دیکھا جائے تو وہ معروف کی مثال بھی بن سکتی ہے،،، کیونکہ حبیب زیات جو کہ ضعیف راوی ہے ثقہ راوی اس حدیث کو موقوف ذکر کر کے حبیب زیات یعنی ضعیف راوی کی مخالفت کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

((المعلل))

سوال::: راوی میں کون ساطعن کا سبب پایا جائے تو اس کی روایت معلل ہو گی ؟؟؟

جواب::: راوی میں اگر وھم پایا جائے تو اس کی روایت معلل ہو گی۔۔۔۔

سوال::: معلل کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

معلل"" اعل "" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے،، مشہور صرفی قانون کے مطابق اس نے ""معل "" بننا تھا لیکن غیر مشہور لغت کے مطابق محدثین سے یہ لفظ ""معلل "" منقول ہے،، بعض محدثین نے اسے معلول بھی کہا ہے جو کہ اہل عرب اور اہل لغت کے درمیان ناپسندیدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: معلل کی اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس میں ایسی علت معلوم ہو جائے جو اس کی صحت کو عیب دار کرے باوجود اس کے کہ اس حدیث کا ظاہر اس علت سے سلامت معلوم ہوتا ہو۔۔۔۔۔

سوال::: علت کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ پیچیدہ اور خفیہ سبب جو حدیث کی صحت کو عیب دار کرے۔۔۔

علت کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ محدثین کے نزدیک علت میں دو شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:::

(1) پیچیدگی اور مخفی پن

(2) حدیث کی صحت میں عیب کا پایا جانا

اگر ان دونوں شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی جائے بایں طور کہ علت ظاہر ہو یا عیب لگانے والی نہ ہو تو اس وقت اس کو علت نہیں کہیں گے۔۔۔۔

سوال::: کیا علت کا معنیٰ غیر اصطلاحی پہ اطلاق ہوتا ہے ؟؟؟

جواب::: جی ہاں کبھی کبھی کسی بھی طعن یا عیب پر علت کا اطلاق ہو جاتا ہے اگرچہ یہ طعن مخفی اور عیب لگانے والا نہ ہو۔۔۔

اس کی دو انواع ہیں:::

(1) راوی کے جھوٹے ہونے،، غفلت برتنے،، یا سوء حفظ وغیرہ کو علت سے بیان کرنا،، حتیٰ کہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو منسوخ کو بھی علت قرار دیا ہے۔۔۔

(2) وہ مخالفت جو حدیث کی صحت میں عیب پیدا نہ کرے اسے علت کہہ کر بیان کرنا مثلاً ثقہ کی موصول روایت کو مرسل بیان کرنا۔۔۔

اسی وجہ سے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ صحیح حدیث میں سے ایک معلل صحیح بھی ہے۔۔۔

سوال::: حدیث کی علت کی پہچان کون کر سکتا ہے ؟؟؟

جواب::: حدیث کی علت کی پہچان ایک بہت ہی مشکل علم ہے،، کیونکہ اس میں خفیہ علت کو ظاہر کرنا پڑتا ہے اور یہ علت اسی پہ ظاہر ہوتی ہے جو علوم حدیث میں بہت زیادہ ماہر ہوں اور ماہر لوگ ہی اس میں کامیاب ہوسکتے ہیں،، اسی وجہ سے اس کی گہرائی میں غوطہ لگانے والے بہت تھوڑے آئمہ ہیں مثلا:::

ابن مدینی،، امام بخاری،، امام احمد،، ابو حاتم،، دار قطنی وغیرہ۔۔۔۔۔

سوال::: کس سند میں تعلیل جاری ہوتی ہے ؟؟؟

جواب::: وہ سند جو صحیح کی تمام شرائط کو جامع ہو اس میں تعلیل جاری ہوتی ہے کیونکہ ضعیف حدیث کی علتوں کے بارے میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ تو ویسے ہی مردود ہے اور اس پہ عمل بھی نہیں کیا جاتا۔۔۔۔

سوال::: علت کے ادراک کے لیے کن امور کی مدد لی جاتی ہے ؟؟؟

جواب::: اس کے لیے تین امور ہیں:::

(1)راوی کا اکیلا رہ جانا

(2) کسی دوسرے راوی کا اس کی مخالفت کرنا

(3) دیگر قرائن،، جن کے ساتھ مذکورہ بالا دونوں امور ملے ہوئے ہوں۔۔۔

یہ امور اس علم کی معرفت رکھنے والے کو اس وہم پر متنبہ کر دیتے ہیں جو حدیث کے راوی سے واقع ہوتا ہے،، یعنی اگر راوی نے مرسل حدیث کو متصل بیان کیا ہو تب بھی اسے ((یعنی علم حدیث کی معرفت

رکھنے والے کو)) پتا چل جاتا ہے،، اگر راوی نے کسی موقوف حدیث کو مرفوع ذکر کیا ہو تب بھی اسے پتا چل جاتا ہے یا اگر کسی ایک حدیث کو دوسری حدیث میں داخل کیا ہو تب بھی یہ جان لیتا ہے الغرض راوی کا کوئی بھی وہم ہو ان امور کے ذریعے معرفت رکھنے والا اس وہم پہ متنبہ ہو جاتا ہے۔۔۔

سوال::: معلل کی معرفت کا کیا طریقہ ہے؟؟؟

جواب::: معلل روایت کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا جائے،، ان کے راویوں کے اختلاف میں غور وخوض کیا جائے،، ان کے اتقان اور ضبط کا موازنہ کروایا جائے اور پھر معلل روایت پہ حکم لگایا جائے۔۔۔۔۔

سوال::: علت کہاں واقع ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: (1)علت اکثر طور پر اسناد میں واقع ہوتی ہے جیسا کہ موقوف اور مرسل ہونے کی علت۔۔۔

(2)علت متن میں بہت ہی کم واقع ہوتی ہے جیسا کہ نماز میں بسم اللہ کی قرأت کی نفی والی حدیث۔۔۔۔

سوال::: کیا سند میں علت کا واقع ہونا متن کو عیب دار کر دیتا ہے؟؟؟

جواب::: کبھی کبھی سند میں علت کا واقع ہونا متن کو عیب دار کر دیتا ہے جیسا کہ مرسل ہونے کی علت ۔۔۔۔۔

لیکن کبھی کبھی متن عیب دار نہیں ہوتا بلکہ علت کا اثر صرف اور صرف سند پہ ہی ہوتا ہے جیسا کہ یعلی بن عبید کی حدیث ہے کہ وہ سفیان ثوری سے روایت کرتے ہیں،، سفیان ثوری عمرو بن دینار سے روایت

کرتے ہیں،، عمرو بن دینار ابن عمر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ::: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے ((جب تک وہ جدا نہ ہوں))۔۔۔۔۔۔

اس حدیث کی سند میں یعلی بن عبید کو یہ وہم ہوا ہے کہ سفیان کے استاد عمرو بن دینار ہیں حالانکہ وہ عبداللہ بن دینار تھے،، یہ حدیث صحیح ہے اگرچہ اس کی سند میں علت پائی جاتی ہے کیونکہ عمرو اور عبداللہ بن دینار دونوں ثقہ راوی ہیں اور ثقہ راوی کو ثقہ سے بدل دینا متن کی صحت کو نقصان نہیں دیتا اگرچہ سند کے سیاق میں غلطی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: معلل کے بارے میں لکھی گئی چند مشہور ترین کتب کے نام لکھیں۔۔۔۔

جواب:::

(1) کتاب العلل

یہ کتاب ابن مدینی کی ہے۔۔۔۔

(2) علل الحدیث

یہ کتاب ابن ابی حاتم کی ہے۔۔۔۔

(3) العلل ومعرفۃ الرجال

یہ کتاب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔۔۔۔

(4) العلل الکبیر: والعلل الصغیر

یہ کتاب امام ترمذی کی ہے۔۔۔۔۔

(5)العلل الواردة فی الاحادیث النبویۃ

یہ کتاب دار قطنی کی ہے اور مذکورہ بالا تمام کتب سے زیادہ جامع ہے۔۔۔۔۔

((المخالفۃ للثقات))

سوال::: اگر راوی میں طعن کا سبب ثقہ راویوں کی مخالفت کرنا ہو تو اس سے علوم حدیث کی کتنی اور کون سی اقسام بنیں گی؟؟؟

جواب::: جب راوی ثقات کی مخالفت کرے تو اس سے علوم حدیث کی پانچ اقسام نکلتی ہیں:::

(1) مدرج

اگر سند کے سیاق کو تبدیل کرنے یا موقوف کو مرفوع کے ساتھ خلط ملط کرنے میں مخالفت ہے تو اس کو مدرج کا نام دیا جائے گا۔۔۔۔۔

(2) مقلوب

اگر مخالفت مقدم یا مؤخر کرنے میں ہے تو اسے مقلوب کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

(3) اگر راوی کو زائد کرنے میں مخالفت ہے تو اس کو ""المزید فی متصل الاسانید"" کہا جائے گا۔۔۔۔۔

(4) اگر مخالفت راوی کو راوی کے ساتھ بدلنے میں ہے یا متن میں الفاظ کا اختلاف حاصل ہونے میں ہے اور ترجیح کی کوئی صورت نہ ہو تو اسے مضطرب کہا جائے گا۔۔۔۔

(5) اگر سیاق کو باقی رکھنے کے ساتھ الفاظ بدلنے میں مخالفت ہے تو اس کو "" مصحف "" کہا جائے گا۔۔۔۔

((المدرج))

سوال::: مدرج کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مدرج اسم مفعول کا صیغہ ہے اور "" أدرجت الشئ فی الشئ "" سے ماخوذ ہے یعنی میں نے اس چیز کو اس میں داخل کر دیا اور اس کے ساتھ ملا دیا۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

جس حدیث کی سند کا سیاق تبدیل کر دیا گیا ہو یا اس کے متن میں بغیر کسی فرق کے ایسی چیز داخل کر دی جو اس کا حصہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

سوال::: مدرج کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: مدرج کی دو اقسام ہیں:::

(1) مدرج الاسناد

(2) مدرج المتن

سوال::: مدرج الاسناد کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کی سند کا سیاق تبدیل کر دیا گیا ہو۔۔۔۔

سوال::: مدرج الاسناد کی صورت اور مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: ((صورت))

اس کی صورت یہ ہے کہ راوی کوئی سند چلاتا ہے اور پھر کوئی رکاوٹ پیش آجاتی ہے جس کی وجہ سے وہ حدیث کا متن ذکر کرنے کی بجائے اپنی طرف سے کوئی بات کہہ دیتا ہے اور بعض سننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ راوی نے یہ جو بات ذکر کی ہے یہ اسی سند کا متن ہے حالانکہ وہ راوی کا اپنا کلام ہوتا ہے لیکن سننے والے اسے حدیث سمجھ کر آگے بیان کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔

((مثال))

ثابت بن موسیٰ ایک دفعہ شریک بن عبداللہ قاضی کے پاس گئے،، قاضی صاحب املاء کروا رہے تھے اور سند کو یوں بیان فرما رہے تھے ""حدثنا الأعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"" اتنی بات کہہ کر قاضی صاحب خاموش ہوگئے تاکہ لکھنے والا یہ بات لکھ لے،، اتنے میں قاضی صاحب کی نظر ثابت بن موسیٰ کے چہرے پہ پڑی تو فرمایا"" جس کی رات کو نماز زیادہ ہوتی ہے اس کا چہرہ دن کو حسین ہوتا ہے""،،، قاضی صاحب کا مقصد ثابت کے زہد و تقویٰ کی طرف اشارہ تھا لیکن ثابت بن موسیٰ نے یہ گمان کیا کہ یہ بات اس سند کا متن ہے اور اس کو حدیث کہہ کر بیان کرنے لگے حالانکہ یہ بات حدیث نہیں تھی بلکہ قاضی صاحب کا اپنا کلام تھا۔۔۔۔۔

سوال::: مدرج المتن کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جس کے متن میں فرق کیے بغیر ایسی چیز داخل کر دی گئی ہو جو اس متن کا حصہ نہیں۔۔۔۔

سوال::: مدرج المتن کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب::: مدرج المتن کی تین اقسام ہیں:::

(1)حدیث کے شروع میں ادراج ہونا لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے،،البتہ حدیث کے درمیان ادراج کی بنسبت حدیث کے شروع میں ادراج زیادہ پایا جاتا ہے۔۔۔۔

(2)ادراج حدیث کے وسط میں ہو اور یہ قسم پہلی قسم سے کم پائی جاتی ہے یعنی حدیث کے درمیان اتنا ادراج نہیں ہوتا جتنا شروع میں ہوتا ہے۔۔۔۔

(3)حدیث کے آخر میں ادراج ہو اور یہ قسم سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: وہ حدیث جس کے شروع میں ادراج ہوا ہے اس کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ راوی کوئی بات کہتا ہے اور حدیث سے اپنی بات پہ استدلال کرتا ہے لیکن اپنے کلام اور حدیث میں امتیاز نہیں کرتا لہذا سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ یہ بھی((یعنی راوی کا اپنا کلام)) حدیث کا حصہ ہے۔۔۔۔

مثلا::: خطیب نے ابو قطن اور شبابہ کی روایت کو شعبہ سے روایت کیا،، شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کیا،، محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""وضو اچھی طرح کرو،، اور خشک ایڑی والوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے""۔۔۔۔۔

اس حدیث میں یہ قول""أسبغوا الوضوء""حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے اور مدرج ہے جیسا کہ امام بخاری کی روایت سے واضح ہوتا ہے،، امام بخاری آدم سے،، آدم شعبہ سے،، شعبہ محمد بن زیاد سے ،، محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضو مکمل کرو بے شک ابو قاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خشک ایڑی والوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔۔۔۔۔

((یعنی""أسبغوا الوضوء""حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا کلام ہے اور اپنے کلام کو پختہ کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو بطور دلیل پیش کر رہے ہیں لیکن سننے والے نے یہ سمجھا کہ یہ حدیث ہے))۔۔۔۔۔

خطیب فرماتے ہیں کہ ابو قطن اور شبابہ نے شعبہ سے یہ روایت لے کر بیان کرنے میں غلطی کر دی ہے((یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام حدیث سے ملا دیا ہے)) حالانکہ اس روایت کو ایک بڑی جماعت نے شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ آدم نے کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: وسط حدیث میں ادراج کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: حضرت عائشہ وحی کی ابتدا کے بارے بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں ""کان النبی یتحنث فی غار حراء-وھو تعبد-اللیالی ذوات العدد""

اس حدیث میں ""وھو تعبد"" امام زھری کا کلام ہے لیکن حدیث میں ملا دیا گیا ہے۔۔۔۔

سوال::: حدیث کے آخر میں ہونے والے ادراج کی کوئی مثال ذکر کریں۔۔۔

جواب::: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوعاً حدیث ہے"" للعبد مملوکان ،، والذی نفسی بیدہ لولا الجہاد فی سبیل اللہ والحج و بر امی لأحببت أن أموت وأنا مملوک""

ترجمہ::: غلام کے لیے دو اجر ہیں،، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا،، حج کرنا اور ماں سے نیکی کرنا نہ ہوتا تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔۔۔

اس حدیث میں ""والذی نفسی"" سے لے کر آخر تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا کلام ہے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ محال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلامی کی تمنا کریں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ تو حیات ہی نہیں تھیں کہ آپ ان کے ساتھ نیکی کرتے۔۔۔۔

سوال::: ادراج کے چند ایک اسباب ذکر کریں۔۔۔

جواب:::

(1) حکم شرعی بیان کرنا

(2)حدیث کے مکمل ہونے سے پہلے حدیث سے کسی شرعی حکم کا استنباط کرنا۔۔۔۔

(3)حدیث میں آنے والے کسی غریب یا مشکل لفظ کی شرح کرنا۔۔۔۔

سوال::: ادراج کا ادراک کیسے کیا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: درج ذیل چار امور کے ذریعے ادراج کا ادراک کیا جاتا ہے:::

(1)دوسری روایت میں وہ مدرج کلام الگ سے ذکر کیا گیا ہو۔۔۔۔

(2)بعض اطلاع رکھنے والے آئمہ کرام نے اس کے ادراج ہونے پہ نص بیان کی ہو۔۔۔۔

(3)راوی کا بنفسہ یہ اقرار کرنا کہ اس نے کلام کو درج کیا ہے۔۔۔۔

(4)کلام ایسا ہو کہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہونا محال ہو۔۔۔۔۔

سوال::: ادراج کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: محدثین فقہاء اور دیگر علماء کے نزدیک ادراج کرنا حرام ہے،، لیکن وہ ادراج جو کسی مشکل لفظ کی تفسیر کرنے کے لیے کیا گیا ہو وہ جائز ہے اسی وجہ سے امام زھری اور دیگر آئمہ نے یہ ادراج کیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: مدرج کے بارے لکھی گئی مشہور ترین کتب کے نام لکھیں۔۔۔۔

جواب:::

(1)الفصل للوصل المدرج فی النقل

یہ کتاب خطیب بغدادی کی ہے۔۔۔۔

(2) تقریب المنہج بترتیب المدرج

یہ کتاب ابن حجر کی ہے،، یہ خطیب بغدادی کی کتاب کا خلاصہ ہے اور اس پہ کچھ اضافہ بھی ہے۔۔۔۔۔

((المقلوب))

سوال::: مقلوب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مقلوب"" قلب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے کسی چیز کو اس کے چہرے سے پھیر دینا۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

حدیث کی سند یا متن میں ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ تقدیم و تاخیر کے ذریعے بدل دینا۔۔۔((یعنی جس لفظ نے پہلے آنا تھا اس کو بعد میں لے آنا اور جس نے بعد میں آنا تھا اس کو پہلے ذکر کر دینا))۔۔۔۔

سوال::: مقلوب کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: مقلوب کی دو بڑی بنیادی اقسام ہیں:::

(1) مقلوب السند

(2) مقلوب المتن

سوال::: مقلوب السند کی تعریف اور اس کی صورتیں بیان کریں۔۔۔

جواب::: سند میں تبدیلی کرنے کو مقلوب السند کہا جاتا ہے۔۔۔

اس کی دو صورتیں ہیں:::

(1) راوی کا نام اس طرح ذکر کرنا کہ اس کے اور اس کے باپ کے نام کو آگے پیچھے کر دیا۔۔

مثلا:::وہ حدیث جو ""کعب بن مرۃ"" سے روایت کی گئی ہو تو روایت کرنے والا اسے اس طرح روایت کرے ""عن مرۃ بن کعب""۔۔۔((یعنی راوی نے مرۃ بن کعب کہ کر باپ کو بیٹا اور بیٹے کو باپ بنا دیا ہے))۔۔۔۔۔

(2) انوکھا پن پیدا کرنے کے لیے راوی ایک شخص کو دوسرے سے تبدیل کر دے۔۔۔

مثلا::: وہ حدیث جو سالم سے مشہور ہو لیکن راوی سالم کی جگہ ""نافع""کا نام ذکر کر دے۔۔

سوال::: مقلوب السند کرنے والے راویوں میں سے کسی ایک راوی کا نام بتائیں اور اس کی مقلوب کی ہوئی کسی ایک سند کو بیان کریں۔۔۔

جواب::: مقلوب السند کرنے والے لوگوں میں سے ایک نام ""حماد بن عمرو نصیبی""کا ہے۔۔۔

اس کی مقلوب کی ہوئی سند:::

حماد نے اعمش سے روایت کیا،، اعمش نے ابو صالح سے،، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ:::

جب تم راستے میں مشرکین سے ملو تو ان کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔۔۔۔

یہ حدیث مقلوب السند ہے،، حماد نے سند میں اعمش کا نام ذکر کیا حالانکہ یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے مشہور ہے اور امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔۔۔۔

سوال::: مقلوب السند کرنے والے راوی پہ کس چیز کا اطلاق ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: جو راوی مقلوب السند کرتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے کہ اس نے حدیث چوری کر لی ہے۔۔۔

سوال::: مقلوب المتن کی تعریف اور اس کی صورتیں بیان کریں۔۔۔

جواب::: متن میں تبدیلی کرنا مقلوب المتن کہلاتا ہے۔۔۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں:::

(1) راوی حدیث کے متن کے کسی حصے میں تقدیم و تاخیر کر دے۔۔۔۔

مثلا::: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جس میں ان سات لوگوں کا ذکر ہے جنہیں قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا اس حدیث کا ایک حصہ یوں بیان کیا گیا ہے:::

ورجل تصدق بصدقۃ فأخفاھا حتی لا تعلم یمینہ ما تنفق شمالہ

ترجمہ::: اور وہ مرد جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو اتنا پوشیدہ رکھتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ کو نہیں پتا کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔۔۔

بعض راویوں سے اس حصے کے متن میں تبدیلی ہو گئی ہے،، اصل الفاظ یوں ہیں"" حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ""

ترجمہ::: یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو نہیں پتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔۔۔۔

(2)راوی اس حدیث کا متن کسی دوسری سند کے ساتھ بیان کر دے اور اس کی سند کے ساتھ کسی دوسری حدیث کا متن بیان کر دے اور یہ امتحان وغیرہ کی غرض سے ہو۔۔۔۔

مثلاً::: جیسا کہ بغداد والوں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا،، جب انہوں نے امام بخاری کے امتحان کے لیے ایک سو احادیث کو مقلوب المتن کر دیا((یعنی ایک حدیث کا متن کسی دوسری سند کے ساتھ لگایا)) تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت ہر متن کو اس کی سند کی طرف لوٹا دیا اور کسی ایک حدیث میں بھی خطا نہیں کی۔۔۔۔

سوال::: قلب پہ ابھارنے والے اسباب کون سے ہیں؟؟؟

جواب::: قلب پہ ابھارنے والے مختلف اسباب ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:::

(1)حدیث کو انوکھے پن کے ساتھ بیان کرنا تاکہ لوگ اس سے روایت کرنے میں رغبت کریں اور اس سے احادیث لیں۔۔۔

(2)محدث کے حافظے کا امتحان لینے کے لیے قلب کیا جاتا ہے۔۔۔

(3)بغیر ارادے کے،، خطاء کرنے کی وجہ سے قلب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: قلب کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: (1)اگر قلب اس نیت سے ہے کہ لوگ اس سے حدیث لینے میں رغبت کریں تو یہ بات جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں حدیث کو بدلا جارہا ہے جو کہ گھڑنے والوں کا طریقہ ہے۔۔۔۔

(2)اگر یہ امتحان کی وجہ سے ہے تو محدث کی اہلیت اور حافظہ کی جانچ کے لیے ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مجلس کے اختتام سے پہلے ہر متن کو اس کی سند کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔۔۔۔۔

(3)اگر غلطی سے قلب ہوا تو کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنے والا معذور ہے لیکن اگر کوئی راوی کثرت سے ایسے کرے تو یہ چیز اسے ضعیف بنادے گی۔۔۔۔۔

سوال::: مقلوب کے بارے میں لکھی گئی کتاب کا نام لکھیں۔۔۔

جواب::: رافع الارتیاب فی المقلوب من الأسماء والقاب

یہ خطیب بغدادی کی کتاب ہے،، اس کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ مقلوب کی قسم کے ساتھ خاص ہے۔۔۔۔

((المزید فی متصل الأسانید))

سوال::: مزید فی متصل الاسانید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مزید ""زیادۃ"" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے،، متصل منقطع کی ضد ہے،، اور اسانید "" اسناد"" کی جمع ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

جو سند ظاہری طور پر متصل ہو اس کے درمیان کسی راوی کو داخل کر دینا۔۔۔۔

سوال::: مزید فی متصل الأسانید کی مثال دیں۔۔۔

جواب::: ماروی ابن المبارک قال:::حدثنا سفیان عن عبدالرحمن بن یزید حدثنی بسر بن عبیداللہ قال سمعت أبا ادریس قال سمعت واثلۃ یقول سمعت أبا مرثد یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول "" لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا""

ترجمہ::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" قبروں پہ نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو""۔۔۔

اس حدیث کی سند میں دو جگہ زیادتی ہوئی ہے:::

(1)ابن مبارک کا یہ کہنا"" حدثنا سفیان "" یہ بات سند میں اضافی طور پر شامل کی گئی ہے اور یہ ابن مبارک سے نیچے والے کسی راوی کا وہم ہے کیونکہ ثقہ راویوں نے حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے "" عن ابن مبارک عن عبد الرحمن بن یزید "" حتی کہ ان میں سے بعض نے اخبار کی صراحت کی ہے یعنی یہ حدیث اس طرح بیان کی ہے "" عن ابن مبارک أخبرنا عبد الرحمن بن یزید ""۔۔۔۔۔

(2)دوسری زیادتی"" اَبا ادریس"" کہنے میں ہے اور یہ ابن مبارک کا وہم ہے کیونکہ ثقہ راویوں کی ایک تعداد نے عبدالرحمن بن یزید سے حدیث روایت کی لیکن"" ابا ادریس"" کو ذکر نہیں کیا جبکہ بعض نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ بسر بن عبید اللہ نے واثلۃ سے سماع کیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: زیادتی کو رد کرنے کی شرائط بیان کریں۔۔۔

جواب::: زیادتی کو رد کرنے کی دو شرائط ہیں:::

(1) جس نے زیادتی نہیں کی وہ زیادتی کرنے والے سے زیادہ متقن اور حافظ ہو۔۔۔۔

(2) زیادتی والی جگہ پہ سماع کی تصریح ہو((مثلا اگر دو اسناد ہیں ان میں سے ایک سند میں زیادتی ہے اور ایک سند میں زیادتی نہیں ہے تو جس سند میں زیادتی نہیں اس میں اس جگہ جہاں زیادتی والی میں زیادتی ہوئی ہے سماع کی تصریح ہو))۔۔۔۔۔

اگر یہ دونوں شرائط یا ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو زیادتی والی حدیث راجح ہو گی اور قبول کی جائے گی اور زیادتی سے خالی حدیث کو منقطع کہا جائے گا لیکن اس کا انقطاع مخفی ہو گا اور اسے مرسل خفی کہا جائے گا۔۔۔۔۔۔

سوال::: زیادتی کے وقوع کے دعویٰ پہ وارد ہونے والے اعتراضات مع جوابات بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس پہ دو اعتراضات واقع ہوتے ہیں:::

(1) اگر زیادتی سے خالی سند زیادتی والی جگہ پہ حرف"" عن"" سے مروی ہے تو اسے منقطع کہنا مناسب ہو گا۔۔۔۔

(2) اگر زیادتی والی جگہ پہ سماع کی صراحت ہے تو احتمال ہے کہ اس راوی نے شیخ سے پہلے ایک آدمی کے واسطے سے سماع کیا ہو پھر ملاقات کر کے وہ حدیث سنی ہو۔۔۔

((اعتراضات کے جوابات))

(1) پہلا اعتراض تو ایسے ہی ہے جیسے معترض نے فرمایا ((یعنی ہم اس بات کو مان لیتے ہیں))

(2) دوسرے اعتراض کا سند میں پایا جانا ممکن ہے لیکن علماء صرف اس زیادتی کے بارے میں حکم لگاتے ہیں جہاں قرینہ پایا جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مزید فی متصل الأسانید پہ لکھی گئی کتاب کا نام لکھیں۔۔۔

جواب::: تمییز المزید فی متصل الأسانید

یہ کتاب خطیب بغدادی کی ہے۔۔۔۔

((المضطرب))

سوال::: مضطرب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مضطرب """اضطراب"" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی معاملے کا خلل میں پڑ جانا اور اس کے نظام کا فاسد ہونا۔۔۔ یہ اصل میں """اضطراب الموج"" سے ماخوذ ہے اور یہ لفظ ((یعنی اضطراب الموج)) تب بولا جاتا ہے جب موجوں کی حرکت زیادہ ہو جائے اور اس کا بعض حصہ بعض سے ٹکرائے۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ حدیث جو ایسے مختلف طریقوں سے مروی ہو جو قوت میں برابر ہوں۔۔۔

سوال::: مضطرب کی تعریف کی شرح کریں۔۔۔

جواب::: وہ حدیث جو آپس میں ٹکرانے والی متعارض شکلوں کی صورت میں مروی ہو اس طرح کہ ان کے درمیان تطبیق دینا ممکن نہ ہو اور یہ تمام روایات تمام پہلوؤں سے قوت میں برابر ہوں اس طرح کہ ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پہ ترجیح دینا ممکن نہ ہو۔۔۔۔

سوال::: اضطراب کے ثبوت کی کتنی اور کون سی شرائط ہیں؟؟؟

جواب::: اضطراب کے ثبوت کی دو شرائط ہیں:::

(1) حدیث کی روایات میں ایسا اختلاف ہو کہ ان تمام روایات کے درمیان تطبیق دینا ممکن نہ ہو۔۔۔

(2) وہ تمام روایات قوت میں برابر ہوں کہ ان میں سے ایک کو دوسری پہ ترجیح دینا ممکن نہ ہو۔۔۔۔

اگر ایک روایت دوسری پہ ترجیح پا جائے،، یا ان میں تطبیق کا راستہ نکل آئے تو اس وقت اضطراب کی صفت زائل ہو جائے گی اور ترجیح کی صورت میں ہم اس راجح روایت پہ عمل کریں گے اور تطبیق کی صورت میں ان سب روایات پہ عمل کریں گے۔۔۔۔۔۔

سوال::: مضطرب کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب:::

مضطرب کی دو اقسام ہیں:::

(1)مضطرب السند

(2)مضطرب المتن

متن کی نسبت سند میں اضطراب زیادہ واقع ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: مضطرب السند کی مثال دیں۔۔۔۔

جواب::: اس کی مثال حضرت ابو بکر والی حدیث ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ بوڑھے ہوگئے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" مجھے سورۃ ھود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا""۔۔۔۔۔

امام دار قطنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مضطرب ہے کیونکہ یہ صرف ابو اسحاق کے طریق سے مروی ہے اور ابو اسحاق پر دس کے قریب وجوہات سے اختلاف کیا گیا ہے،، بعض نے اسے مرسل

روایت کیا ہے بعض نے متصل کیا ہے،، بعض نے اسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا ہے،، بعض نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور بعض نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب منسوب کیا ہے لیکن یہ تمام راوی ثقہ ہیں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پہ ترجیح دینا ممکن نہیں اور تطبیق دینا بھی مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: مضطرب المتن کی مثال دیں۔۔۔

جواب::: اس کی مثال وہ حدیث جسے امام ترمذی نے شریک سے،، شریک نے ابو حمزہ سے،، ابو حمزہ نے شعبی سے،، شعبی نے فاطمۃ بنت قیس سے روایت کیا ہے کہ آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے""۔۔۔

جبکہ ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ حدیث روایت کی ہے""مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی حق نہیں""

عراقی فرماتے ہیں کہ یہ اضطراب ہے اس میں تاویل کا احتمال نہیں ہے۔۔۔

سوال::: اضطراب کس سے واقع ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: (1) کبھی اضطراب ایک راوی سے واقع ہوتا ہے اس طرح کہ وہ ایک حدیث کو مختلف وجوہ سے بیان کرتا ہے۔۔۔

(2) کبھی اضطراب ایک جماعت سے واقع ہوتا ہے اس طرح کہ ان میں سے ہر ایک شخص اس حدیث کو ایسے طریقے پہ بیان کرتا ہے جو دوسرے کے طریقے کے مخالف ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: مضطرب کے ضعیف ہونے کا کیا سبب ہے ؟؟؟

جواب::: ضعیف ہونے کا سبب یہ ہے کہ اضطراب راویوں کے عدم ضبط کو ظاہر کرتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مضطرب کے بارے میں لکھی گئی کتاب کا نام لکھیں۔۔۔

جواب:::

المقترب فی بیان المضطرب

یہ کتاب حافظ ابن حجر کی ہے۔۔۔۔۔

((المصحف))

سوال::: مصحف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

مصحف ""تصحیف"" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے صحیفے میں غلطی کرنا،،اسی سے ""صحفی "" بھی بنا ہے یہ وہ شخص ہوتا ہے جو صحیفے کی قرأت میں غلطی کرے اور غلطی کی وجہ سے اس کے بعض الفاظ کو بدل دے۔۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

حدیث میں موجود کلمہ جسے ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے اسے لفظا یا معنی بدل دینا۔۔۔۔۔

سوال::: مصحف کی اہمیت اور دقت کے بارے بیان کریں۔۔۔۔۔۔

جواب::: یہ بہت ہی عظیم اور مشکل فن ہے،، اس کی اہمیت ان غلطیوں کو ظاہر کرتے وقت واضح ہوتی ہے جو بعض راویوں سے سرزد ہوئیں،، امام دار قطنی اور ان جیسے دیگر حفاظ اس علم کے ماہرین میں سے ہیں۔۔۔۔

سوال::: علماء نے مصحف کی کتنی اور کون سی اقسام بیان کی ہیں؟؟؟

جواب::: علماء نے مصحف کی تین اقسام بیان کی ہیں اور ہر تقسیم الگ الگ اعتبار سے ہے:::

(1) موقع کے اعتبار سے

(2) منشائ کے اعتبار سے

(3) لفظ اور اس کے معنی کے اعتبار سے

سوال::: موقع کے اعتبار سے مصحف کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی دو اقسام ہیں:::

(1) تصحیف فی الاسناد

اس کی مثال شعبہ کی وہ حدیث ہے جسے انہوں نے ""عوام ابن مراجم"" سے روایت کیا لیکن ابن معین نے غلطی سے ""عوام ابن مزاحم"" بیان کر دیا۔۔۔۔

(2) تصحیف فی المتن:::

اس کی مثال حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے "" أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجر فی المسجد "" لیکن ابن لہیعہ نے اسے غلطی سے بدل دیا اور کہا "" احتجم فی المسجد ""۔۔۔۔۔۔

سوال::: منشأ کے اعتبار سے مصحف کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس اعتبار سے بھی اس کی دو اقسام ہیں:::

(1) تصحیف بصر:::

یہ قسم زیادہ پائی جاتی ہے،، اس میں خط کے ردی ہونے یا نقطے نہ ہونے کی وجہ سے وہ لکھائی پڑھنے والے پہ مشتبہ ہو جاتی ہے۔۔۔

اس کی مثال یہ حدیث ہے:::

"" من صام رمضان وأتبعہ ستا من شوال ""

اس کو ابو بکر صولی نے غلطی سے بدل کر یوں بیان کر دیا "" من صام رمضان وأتبعہ شیئا من شوال ""،، یعنی ابو بکر صولی نے "" ستا "" کو "" شیئا "" بنا دیا۔۔۔۔۔۔

(2) تصحیف سمع:::

تصحیف سمع کے وقوع ہونے کا سبب قوت سماع کا بیکار ہونا یا سامع کا دور بیٹھے ہوئے ہونا ہے۔۔۔ پس وہ الفاظ جو صرفی وزن میں ایک جیسے ہوں سننے والے پہ مشتبہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

اس کی مثال وہ حدیث ہے جو ""عاصم الأحول"" سے روایت کی گئی ہے لیکن بعض لوگوں نے غلطی سے ""واصل الأحدب"" سمجھ لیا۔۔۔۔

سوال::: لفظ اور معنی کے اعتبار سے تصحیف کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: لفظ اور معنی کے اعتبار سے اس کی دو اقسام ہیں:::

(1) لفظ میں تصحیف:::

یہ بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور جو مثالیں پیچھے گزر چکی ہیں وہ اس کی مثالیں بھی بن سکتی ہیں۔۔۔

(2) معنی میں تصحیف:::

معنی میں تصحیف سے مراد یہ ہے کہ راوی لفظ کو اس کی حالت پہ رکھے لیکن اس کی ایسی تفسیر بیان کرے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ راوی نے حدیث کی مراد نہیں سمجھی۔۔۔۔

اس کی مثال ابو موسیٰ عنزی کا قول ہے:::

نحن قوم لنا شرف نحن من عنزة صلی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ::: ہماری قوم بڑی معزز ہے کیونکہ ہم عنزہ نامی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ""عنزہ"" کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی تھی۔۔۔۔

ابو موسیٰ نے یہ قول اس حدیث کی بناء پر کہا تھا:::

""أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی الی عنزة""

ترجمہ::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عنزہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی۔۔۔۔

تو اس حدیث سے ابو موسیٰ عنزی نے اپنا قبیلہ ""عنزہ"" مراد لیا حالانکہ عنزہ وہ برچھی ہے جسے نمازی کے آگے سترہ کے طور پر گاڑا جاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: حافظ ابن حجر نے تصحیف کی تقسیم کس انداز میں کی ہے ؟؟؟

جواب::: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور انداز سے تصحیف کی تقسیم کی ہے انہوں نے اس کی دو اقسام بنائی ہیں:::

(1) مصحف

وہ تصحیف جس میں خط کو باقی رکھتے ہوئے حروف کے نقطوں کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو ((مثلا مراجم سے مزاحم))۔۔۔۔

(2) محرف

وہ تصحیف جس میں خط کی صورت کو باقی رکھتے ہوئے حروف کی شکل کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو ((مثلا عاصم الأحول کو واصل الأحدب بنا دینا))۔۔۔۔

سوال::: کیا تصحیف راوی میں عیب کا سبب بنتی ہے ؟؟؟

جواب::: اگر تصحیف راوی سے شاذ و نادر واقع ہو تو اس کے ضبط کو عیب دار نہیں کرتی کیونکہ تھوڑی سی تصحیف سے کوئی بھی سلامت نہیں رہتا۔۔۔

اگر راوی سے تصحیف کا وقوع کافی زیادہ ہو تو یہ بات اس کے ضبط کے خفیف ہونے پہ دلالت کرتی ہے اور اس بات کو واضح کرتی ہے کہ راوی اس پائے کا نہیں ہے۔۔۔۔۔

سوال::: راوی کا تصحیف میں واقع ہونے کا کیا سبب ہے؟؟؟

جواب::: عام طور پر راوی کا تصحیف میں واقع ہونے سبب یہ ہو تا کہ وہ اساتذہ سے احادیث لینے کی بجائے کتب اور صحائف سے احادیث لیتا ہے اسی وجہ سے آئمہ نے ایسے شخص سے احادیث لینے سے منع کیا ہے جو صرف کتب سے احادیث لیتا ہے۔۔۔۔

سوال::: تصحیف کے بارے لکھی گئی کتب کے نام لکھیں۔۔۔

جواب:::

(1)التصحیف

یہ کتاب دار قطنی کی ہے۔۔۔

(2)اصلاح خطأ المحدثین

یہ کتاب خطابی کی ہے۔۔۔۔

(3)تصحیفات المحدثین

یہ کتاب ابو احمد عسکری کی ہے۔۔۔

((الشاذ و المحفوظ))

سوال::: شاذ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

شاذ""شذ""سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور""اکیلے ہونے""کے معنی میں ہے،،پس شاذ کا معنی ہوا"" جمہور سے جدا ہونا""۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

وہ حدیث جسے کوئی مقبول راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرتے ہوئے روایت کرے۔۔۔۔

سوال::: شاذ کی تعریف کی شرح بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: مقبول راوی یعنی وہ عادل راوی جو تام الضبط ہو یا خفیف الضبط ہو اس راوی کی مخالفت کرے جو ضبط،، کثرت تعداد یا کسی بھی وجہ سے مقبول راوی سے اولی ہو۔۔۔۔

سوال::: شذوذ کہاں واقع ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: شذوذ سند اور متن میں واقع ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: سند میں شذوذ کی مثال دیں۔۔۔۔۔

جواب::: اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی،، نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے،، ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے،، انہوں نے عوسجہ،، اور عوسجہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک شخص فوت ہوا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے،، جسے وہ آزاد کر چکا تھا۔۔۔۔

اس حدیث کو متصل بیان کرنے میں ابن جریج وغیرہ نے ابن عیینہ کی پیروی کی ہے،، لیکن حماد بن زید نے ان راویوں کی مخالفت کی ہے اور اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔۔۔

اسی لیے ابو حاتم نے کہا ہے کہ ابن عیینہ کی حدیث محفوظ ہے،، حماد بن زید اگرچہ ایک عادل اور تام الضبط راوی ہیں لیکن اس کے باوجود ابو حاتم نے ان راویوں کی روایت کو راجح قرار دیا ہے جو تعداد میں زیادہ ہیں ((یعنی اس حدیث کو اکثر راویوں نے متصل بیان کیا ہے جبکہ صرف حماد بن زید نے اسے مرسل روایت کیا ہے اس لیے اکثر راویوں کا اعتبار کر کے ابو حاتم نے ان کی روایت کو راجح قرار دیا ہے))۔۔۔

سوال::: متن میں شذوذ کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے ابو داؤد اور ترمذی نے عبد الواحد ابن زیاد سے بیان کیا ہے،، عبد الواحد نے اعمش سے روایت کیا ہے،، اعمش نے ابو صالح سے،، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ""جب تم میں کوئی فجر ((کی دو سنتیں)) پڑھ لے تو وہ دائیں کروٹ پہ لیٹ جائے""۔۔۔۔

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو بیان کرنے میں راویوں کی کثیر تعداد نے عبد الواحد کی مخالفت کی ہے وہ اس طرح کہ دیگر راویوں نے اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کے

طور پر ذکر کیا جبکہ امام اعمش کے تمام ثقہ شاگردوں میں سے صرف عبدالواحد نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے طور پر ذکر کیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: محفوظ کی تعریف بتائیں اور اس کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب::: محفوظ ""شاذ"" کے مد مقابل ہے،، محفوظ وہ حدیث ہے جسے ایک ثقہ راوی کسی ثقہ راوی کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کرے۔۔۔۔۔

مثال::: شاذ کی دو انواع کی جو دو امثلہ ہیں وہ محفوظ کی مثالیں بھی بن سکتی ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: شاذ اور محفوظ کا حکم بتائیں؟؟؟

جواب::: شاذ مردود ہے جبکہ محفوظ مقبول ہے۔۔۔۔۔

((الجہالۃ بالراوی))

سوال::: جہالت بالراوی کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

جہالت ""جہل"" سے مصدر ہے،، علم کی ضد ہے،، اور جہالت بالراوی سے مراد راوی کی عدم معرفت ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

راوی کی ذات یا اس کے حال کی معرفت نہ ہونا جہالت بالراوی کہلاتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: جہالت بالراوی کے کتنے اور کون سے اسباب ہیں ؟؟؟

جواب::: اس کے تین اسباب ہیں:::

(1) راوی کی صفات کا کثیر ہونا

اس کا مطلب یہ ہے راوی اپنے نام،، کنیت،، لقب،، صفت،، پیشے،، یا نسب میں سے کسی ایک چیز کے ساتھ مشہور ہو،، لیکن کسی غرض کے پیش نظر اس راوی کا تذکرہ اس چیز کے ساتھ کیا جائے جس سے وہ مشہور نہ ہو تاکہ یہ گمان کیا جائے کہ یہاں سے کوئی اور راوی مراد ہے تو اس سے اس کے حال سے ناواقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

مثلا::: اس کی ایک مثال محمد بن سائب بن بشر الکلبی نامی راوی ہیں،، بعض نے ان کو ان کے دادا کی نسبت سے ""محمد بن بشر"" کہ دیا،، بعض نے ان کو ""حماد بن سائب"" کہ دیا،، بعض نے ان کی کنیت ""ابو نضر"" بیان کی بعض نے ""ابو سعید"" اور بعض نے ""ابو ھشام"" بیان کی،، تو ان کے بارے یوں گمان کیا جاتا ہے کہ یہ پوری ایک جماعت ہے حالانکہ یہ ایک ہی راوی ہیں۔۔۔۔

(2) قلت روایت

اس راوی کی روایات کم ہونے کی وجہ سے بہت تھوڑے لوگ اس سے روایت لیتے ہیں،، بلکہ کبھی کبھی اس سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہوتا ہے۔۔۔۔

مثلا::: اس کی مثال ابو العشراء دارمی ہیں جو کہ تابعین میں سے ہیں،، ان سے صرف ایک ہی شخص حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے۔۔۔۔

(3) اس کے نام کی صراحت نہ ہونا

اختصار کی غرض سے راوی اس کے نام صراحت نہیں کرتا بلکہ مبہم رکھتا ہے۔۔۔۔

مثلا::: راوی کا یہ کہنا مجھے فلاں نے خبر دی،، مجھے شیخ نے خبر دی،، یا مجھے کسی مرد نے خبر دی۔۔۔۔

سوال::: مجہول کی تعریف کریں۔۔۔

جواب::: وہ راوی جس کی ذات یا صفت معروف نہ ہو۔۔۔

یعنی وہ راوی جس کی شخصیت مشہور و معروف نہ ہو،، یا اس کی شخصیت تو معروف ہو لیکن اس کی صفت یعنی عدالت یا ضبط کا پتا نہ ہو۔۔۔۔۔۔

سوال::: مجہول کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی تین اقسام ہیں:::

(1) مجہول العین ((جس کی ذات مجہول ہو))

(2) مجہول الحال ((جس کا حال مجہول ہو))

(3) مبہم

سوال::: مجہول العین کی تعریف اور اس کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔ نیز یہ بتائیں مجہول العین راوی کی توثیق کیسے کی جائے گی؟؟؟

جواب:::

((تعریف))

وہ راوی جس کا نام ذکر کیا جائے لیکن اس سے روایت کرنے والا راوی صرف ایک ہو۔۔۔۔۔

((روایت کا حکم))

جب تک اس کی توثیق نہ ہو جائے تب تک اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

توثیق کرنے کے دو طریقے ہیں:::

(1)اس کی توثیق وہ راوی کرے جس نے اس سے روایت نہ کیا ہو۔۔۔۔

(2)اگر مجہول العین کی توثیق وہ راوی کرے جس نے اس سے روایت کیا ہے تو شرط یہ ہے توثیق کرنے والا راوی جرح و تعدیل کا ماہر ہو۔۔۔۔۔

سوال::: کیا مجہول العین راوی کی حدیث کا کوئی خاص نام ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،،

اس کی حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مجہول الحال راوی کی تعریف اور اس کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

((تعریف))

مجہول الحال وہ راوی ہے جس سے روایت کرنے والے صرف دو راوی ہوں اور اس کی توثیق نہ کی گئی ہو۔۔۔۔

((روایت کا حکم))

جمہور محدثین کے مطابق اس کی روایت مردود ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا مجہول الحال راوی کی حدیث کا کوئی خاص نام ہے ؟؟؟

جواب::: اس کی حدیث کا بھی کوئی خاص نام نہیں ہے بلکہ یہ ضعیف کی نوع ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مبہم کی تعریف اور اس کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب:::

((تعریف))

وہ راوی جس کا نام حدیث میں واضح اور صراحت سے بیان نہ ہو۔۔۔۔

((روایت کا حکم))

اس کی روایت مقبول نہیں ہے،، لیکن اگر راوی اس کے نام کی صراحت کردے،، یا کسی دوسری سند کے ذریعے اس کے نام کی صراحت ہو جائے جس میں اس کا نام واضح لکھا ہوا تھا تب اس کی حدیث قبول کرلی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: مبہم راوی کی روایت کو رد کرنے کا کیا سبب ہے ؟؟؟

جواب::: رد کرنے کا سبب اس کی ذات کا مجہول ہونا ہے،، کیونکہ جس کا نام مبہم ہو تو اس کی ذات مجہول ہو جائے گی،، اور جب ذات مجہول ہو گئی تو اس کی عدالت بدرجہ اولیٰ مجہول ہو گی۔۔۔

سوال::: اگر راوی توثیق و تعدیل والے لفظ کے ساتھ اپنے شیخ کا ذکر کرے مثلا:::راوی کہے "" مجھے ثقہ نے خبر دی ""،، تو کیا اس کی حدیث قبول کی جائے گی ؟؟؟

جواب::: اب بھی اس کی روایت قبول نہ ہو گی،، کیونکہ ہو سکتا ہے راوی کا شیخ اس کے نزدیک ثقہ ہو لیکن دوسروں کے نزدیک ضعیف ہو۔۔۔۔۔

سوال::: کیا مبہم راوی کی حدیث کا کوئی خاص نام ہے ؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،

اس کی حدیث کو "" مبہم "" کہا جائے گا،، اور مبہم وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس کے نام میں تصریح نہ ہو۔۔۔۔۔

سوال::: اسباب جہالت کے بارے میں لکھی گئی کتب کے نام لکھیں۔۔۔

جواب::: (1)وہ راوی جس کی صفات کثیر ہوں ان کے بارے میں خطیب بغدادی نے کتاب لکھی جس کا نام ہے ""موضح اوھام الجمع والتفریق""۔۔۔۔۔۔

(2)وہ راوی جس کی روایات قلیل ہوں اس کے بارے میں کئی کتب لکھی گئی ہیں جنہیں ""کتب الوحدان"" کہا جاتا ہے،، اور ان میں سے امام مسلم کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "" وحدان""۔۔۔۔۔۔

(3)وہ راوی جس کا نام صراحت کے ساتھ مذکور نہ ہو اس کے بارے میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں مثلا::: خطیب بغدادی کی کتاب ""الأسماء المبہمۃ فی الأنباء المحکمۃ""،، ولی الدین عراقی کی کتاب ""المستفاد من مبہمات المتن والاسناد""۔۔۔۔۔۔۔

((البدعۃ))

سوال::: بدعت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

((لغوی تعریف))

بدعت ""بدع""کا مصدر ہے "" أنشا"" کے معنی میں ہے۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

دین کے مکمل ہونے کے بعد اس میں کوئی بات گھڑنا،، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خواہشات واعمال میں دین کے حوالے سے نئے کام جاری کرنا۔۔۔۔

سوال::: بدعت کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: بدعت کی دو اقسام ہیں:::

(1)بدعت مکفرہ

(2)بدعت مفسقہ

سوال::: بدعت مکفرہ کے بارے بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: بدعت مکفرہ کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی اس طرح کہ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے جو کفر کو مستلزم ہے۔۔۔ جس بدعتی کی روایت مردود ہوتی ہے یہ وہ ہے جو ضروریات دین میں سے کسی امر متواتر کا انکار کردے یا اس کا برعکس کرے((یعنی جو چیز متواتر نہیں ہے ضروریات دین میں سے نہیں ہے اسے ان میں شمار کرنا))۔۔۔۔

سوال::: بدعت مفسقہ کے بارے بیان کریں۔۔۔

جواب::: بدعت مفسقہ وہ بدعت ہے جس کے کرنے والے کو فاسق قرار دیا جاتا ہے اور یہ وہ ہے جس کی بدعت تکفیر کا تقاضا نہ کرے۔۔۔۔

سوال::: بدعتی کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔

جواب::: اگر اس کی بدعت ""بدعت مکفرہ"" ہے تو اس کی روایت کو رد کر دیا جائے گا۔۔۔

اگر بدعت مفسقہ ہے تو دو شرائط کے ساتھ اس کی روایت قبول ہو گی:::

(1) وہ روایت اس کی بدعت کی طرف دعوت دینے والی نہ ہو۔۔۔۔

(2) وہ ایسی روایت بیان نہ کر رہا ہو جس سے اس کی بدعت کو ترویج ملتی ہو۔۔۔۔

سوال::: کیا بدعتی کی روایت کا کوئی خاص نام ہے؟؟؟

جواب::: اس کی حدیث کا کوئی خاص نام نہیں ہے،، اس کی حدیث مردود کی انواع میں سے ایک ہے اور جو شرائط اوپر بیان کی گئی ہیں ان کے بغیر روایت قبول نہ ہو گی۔۔۔۔

((سوء الحفظ))

سوال::: سوء حفظ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: وہ راوی جس کی درستگی والی جانب غلطی والی جانب پہ راجح ہو ((یعنی اس راوی کی باتیں اکثر غلط ہوتی ہیں کبھی کبھی کوئی بات صحیح ہوتی ہے))۔۔۔۔

سوال::: سوء حفظ کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب::: اس کی دو اقسام ہیں:::

(1) سوء حفظ پیدائشی طور پر راوی کو لاحق ہو اور تمام حالات میں سوء حفظ اس پہ غالب رہے۔۔۔ بعض محدثین کی رائے کے مطابق اس کی حدیث کو شاذ کا نام دیا جاتا ہے۔۔۔۔

(2)سوءحفظ پیدائشی طور پر نہ ہو بلکہ بعد میں حادثاتی طور پر بڑھاپے کی وجہ سے،،نابینا ہونے کی وجہ سے یا کتب کے جل جانے کی وجہ سے طاری ہوا ہو۔۔۔۔

اس کو مختلط کہا جاتا ہے۔۔۔۔

سوال::: سوءحفظ والے راوی کی روایت کا حکم بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اگر پیدائش سے سوءحفظ لاحق ہے تب اس کی روایت مردود ہے۔۔۔۔

اگر مختلط ہے یعنی بعد میں سوءحفظ طاری ہوا ہے تو اس کی تین صورتیں ہیں:::

(1)وہ حدیث جسے اس نے اختلاط سے پہلے بیان کیا ہے اور وہ واضح ہے تو مقبول ہے۔۔۔۔

(2)اگر اختلاط کے بعد حدیث روایت کی تو مردود ہو گی۔۔۔۔

(3)جس حدیث کے بارے میں یہ واضح نہ ہو کہ اسے اختلاط سے پہلے بیان کیا تھا یا بعد میں تو اس کے بارے میں توقف کیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی ایک چیز واضح ہو جائے۔۔۔۔۔